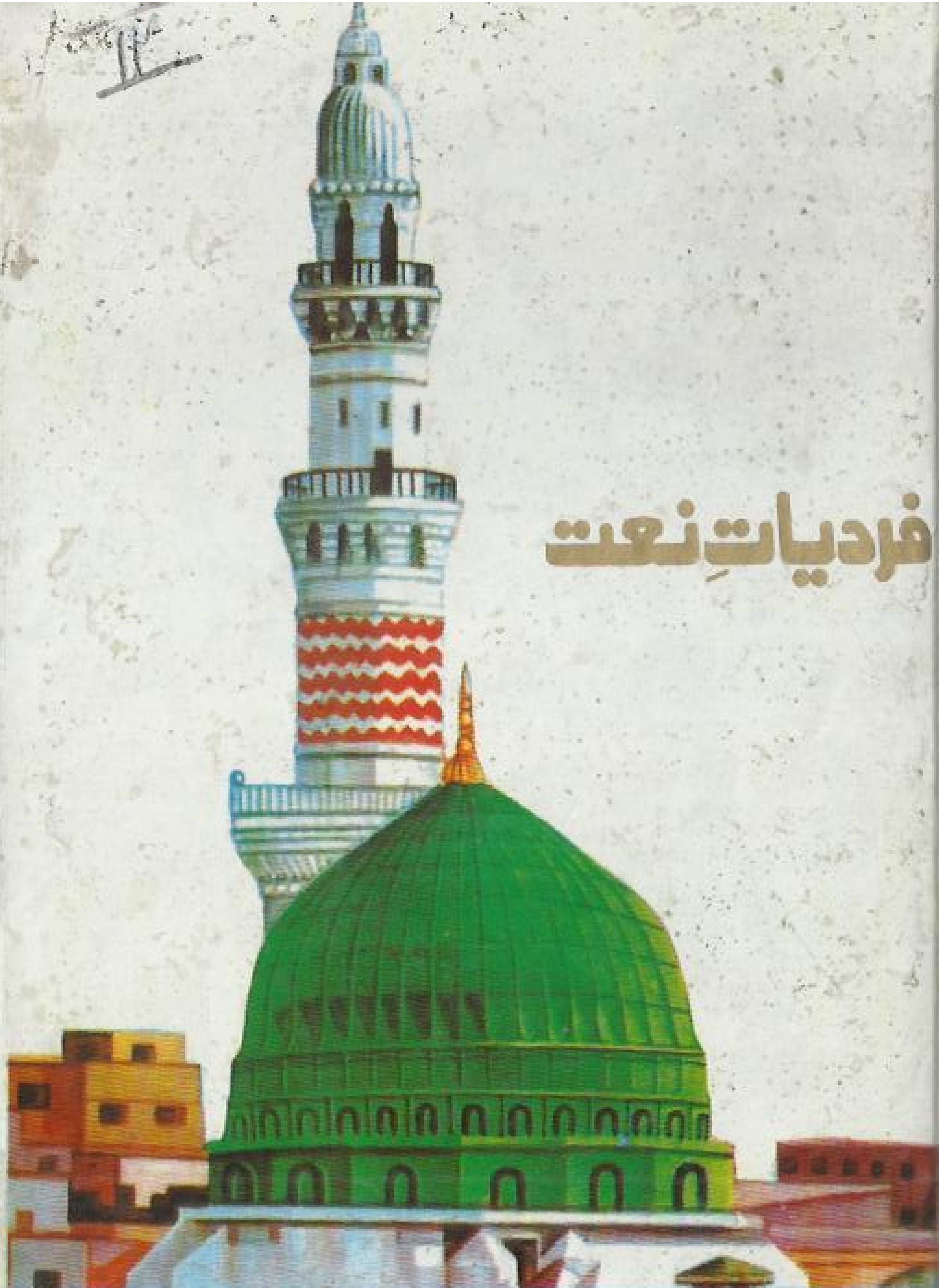


# فردیاتِ نعت

راجا رشید محمود

# فردیاتِ نعت

راجا رشید محمودؔ

نعت کدہ

# فردیاتِ نعت

(شاعر کا بارھواں مجموعۂ نعت)

شاعر: راجا رشید محمود

(مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور)

پروف خوانی: شمیم اختر۔ کوثر پروین

کمپوزنگ/ ڈیزائننگ: مدنی گرافکس

۵۔ حسن چیمبر۔ نیو انارکلی لاہور فون: 7230001

طباعت: نیو فائن پرنٹنگ پریس، لاہور

نگرانی: اظہر محمود

(ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت" لاہور)

اشاعت اول: 16 مئی 2000

ہدیہ: 100 روپے

ناشر: راجا اختر محمود

نعت کدہ

اظہر منزل۔ گلی نمبر 10۔ نیو شالامار کالونی۔ ملتان روڈ لاہور

فون: 7463684

اپنے عجزِ کلام کے نام

# راجا رشید محمود

## کے

## اب تک کے مطبوعہ مجموعہ ہائے نعت

☆ وَرَفَعنَا لَکَ ذِکرَکَ ؕ
☆ حدیثِ شوق
☆ منشورِ نعت
☆ سیرتِ منظوم
☆ ۹۲
☆ شہرِ کرم
☆ مدیحِ سرکار ﷺ
☆ قطعاتِ نعت
☆ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ
☆ مخمّساتِ نعت
☆ حرفِ نعت
☆ فردیاتِ نعت
☆ تضامینِ نعت
☆ نعت

---

☆ نعتاں دی اَتّی (پنجابی)
☆ حق دی تائید (پنجابی)

# فہرست

**سولہ نعتیہ مجموعوں کے علاوہ**

## راجا رشید محمود کی دیگر مطبوعات

﴿1﴾ منظومات (نعتیں، مناقب، نظمیں) ۱۹۹۵ـ ۱۶۰ صفحات ﴿2﴾ راج دلارے (بچوں کے لیے نظمیں ۱۹۸۵، ۱۹۸۷، ۱۹۹۱ـ ۹۶ صفحات ﴿3﴾ پاکستان میں نعت (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴ـ ۲۲۴ صفحات ﴿4﴾ غیر مسلموں کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۴ـ ۴۰۰ صفحات ﴿5﴾ خواتین کی نعت گوئی (تحقیق/تذکرہ) ۱۹۹۵ـ ۲۳۶ صفحات ﴿6﴾ نعت کیا ہے؟ـ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات ﴿7﴾ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶ـ ۴۰۸ صفحات ﴿8﴾ اردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا جلد دوم۔ ۱۹۹۷ـ ۴۰۰ صفحات ﴿9﴾ مدیحِ رسول ﷺ (انتخابِ نعت۔ بچوں کیلئے) ۱۹۷۳ـ ۱۹۸ صفحات ﴿10﴾ نعتِ خاتم المرسلین ﷺ (انتخاب) ۱۹۸۲، ۱۹۸۸، ۱۹۹۳ـ ۱۶۴ صفحات ﴿11﴾ نعتِ حافظ (حافظؔ پیلی بھیتی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ـ ۲۷۶ صفحات ﴿12﴾ قلزمِ رحمت (امیرؔ مینائی کی نعتوں کا انتخاب) ۱۹۸۷ـ ۹۶ صفحات ﴿13﴾ نعت کائنات (اصنافِ سخن کے اعتبار سے ضخیم انتخاب۔ مبسوط مقدمے کے ساتھ) ۱۰۲۷ نعتیہ منظومات۔ ۱۹۹۳۔ بڑے سائز کے ۸۱۶ صفحات ﴿14﴾ نزولِ وحی (تحقیق) ۱۹۹۸ـ ۱۳۲ صفحات ﴿15﴾ شعبِ ابی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی تجزیہ) ۱۹۹۹ـ ۲۱۶ صفحات ﴿16﴾ تسخیرِ عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ ۱۹۹۳ـ ۲۵۶ صفحات ﴿17﴾ حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ۔ ۱۹۹۵ـ ۲۵۶ صفحات ﴿18﴾ میرے سرکار ﷺ۔ ۱۹۸۷ـ ۱۴۴ صفحات ﴿19﴾ حضور ﷺ اور بچے۔ ۱۹۹۳ـ ۱۱۲ صفحات ﴿20﴾ درود و سلام۔ دس ایڈیشن۔ ۱۲۸ صفحات ﴿21﴾ قرطاسِ محبت۔ ۱۹۹۲ـ ۱۴۴ صفحات ﴿22﴾ میلادِ مصطفیٰ ﷺ۔ ۱۹۹۱ـ ۴۸ صفحات ﴿23﴾ عظمتِ تاجدارِ ختمِ نبوت ﷺ ۱۹۹۱ـ ۳۲ صفحات ﴿24﴾ احادیث اور معاشرہ۔ چار ایڈیشن۔ ۱۹۲ صفحات ﴿25﴾ ماں باپ کے حقوق۔ دو ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات ﴿26﴾ حمد و نعت۔ ۱۹۸۸ـ ۲۲۴ صفحات ﴿27﴾ میلاد النبی ﷺ۔ ۱۹۸۸ـ ۳۳۶ صفحات ﴿28﴾ مدینۃ النبی ﷺ ۱۹۸۸ـ ۲۲۴ صفحات ﴿29﴾ سفرِ سعادت منزلِ محبت۔ ۱۹۹۲ـ ۲۲۴ صفحات ﴿30﴾ دیارِ نور۔ ۱۹۹۵ـ ۱۱۲ صفحات ﴿31﴾ سرزمینِ محبت۔ ۱۹۹۹ـ ۱۱۲ صفحات ﴿32﴾ اقبال و احمد رضا۔ چار ایڈیشن۔ ۱۱۲ صفحات ﴿33﴾ اقبال قائدِ اعظم اور پاکستان۔ دو ایڈیشن ۱۶۰ صفحات ﴿34﴾ قائدِ اعظم افکار و کردار۔ ۱۹۸۵ـ ۱۶۰ صفحات ﴿35﴾ تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰۔ تین ایڈیشن۔ ۲۶۴ صفحات ﴿36﴾ ترجمہ خصائص الکبریٰ (37) ترجمہ فتوح الغیب ﴿38﴾ ترجمہ تعبیر الرویا ﴿39﴾ نظریہ پاکستان اور نصابی کتب۔ ۱۹۷۱ـ ۲۶۴ صفحات۔



ہے تو اِعماقِ قلوبِ عاشقاں تک ہے رسا
کلکِ اخلاص و ارادت کی صریرِ دل کُشا

..................................

جلے جو تیل جان کا چَراغِ حرف و لفظ میں
تو الفتِ حضور ﷺ کی بہ ہر جہاں ہو روشنی

..................................

جس کی خواہش ہے کہ دل کی بات نعتوں میں لکھے
لفظ دوزی سے ہوا مایوس وہ صدق آشنا

..................................

عظمتِ کردارِ ختمِ المرسلیں ﷺ کو دیکھ کر
حسرتِ پروازِ تخیّل و تفکّر مٹ گئی

..................................

ہم اس کے عبد ہیں، آقا ﷺ اکیلے "عبدہٗ" ٹھہرے
خداوندِ دو عالم ہے کہ جو معبودِ واحد ہے

خدا بھی جانتا ہے، اس سے واقف ہیں پیمبر ﷺ بھی
مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

پتا ہے یہ کہ ہے مظہر خدا کی، ذاتِ نبی ﷺ
بھرا ہے نور عجب آگہی نے ذہنوں میں

انھوں نے دور کیا واہموں کو دنیا سے
حقیقتوں کو بٹھایا نبی ﷺ نے ذہنوں میں

یہ باغِ نعت اشارہ ہے باغِ رضواں کا
گلِ امید کھلایا کلی نے ذہنوں میں

مرے حضور ﷺ کی تعلیم اِس کا باعث ہے
کیا ہے گھر جو فقط راستی نے ذہنوں میں

بپا کیا ہے عجب انقلاب دعوت سے
خدا کے پاک نبی سیّدی ﷺ نے ذہنوں میں

کیا ہے وحدتِ ربّ و رسول ﷺ کو راسخ
نبیٔ پاک ﷺ سے وابستگی نے ذہنوں میں



پیمبر ﷺ کی ثنا میں، یادِ شہرِ سرورِ دیں ؐ میں
گدازِ دل کی ہیں غمّاز میری شبنمیں آنکھیں

..........

ذکرِ آقا ﷺ قرار ہو جس کا
وہ رہے بے قرار، کیا معنی

جس کو الفت حبیبِ حق ﷺ سے ہو
اس کا دنیا سے پیار؟ کیا معنی

صاحبِ اختیار کے محبوب ﷺ
اور، بے اختیار؟ کیا معنی

..........

حُبِ طیبہ سے تری، واقف ہوں
جانتا ہوں تری منزل اے دل

نعت کی راہ پہ چلنا ہے تجھے
سوچ کر، دیکھ کے، اے دل اے دل!

جو ہم نے دیکھیں کلامِ مجید میں نعتیں
سمٹ گئی ہیں سبھی وسعتیں تخیل کی

..............................

حفظِ قاموسِ محبت جب کیا
مادہ ہر لفظ چاہت ہو گیا

..............................

شاہِ مدینہ، صاحبِ کوثر ﷺ
میں جن کے خُدّام کا نوکر

مقصد ہے سرکار ﷺ کی مدحت
کیا سوچوں موضوع سے ہٹ کر

..............................

حاضر ہوا مدینے میں، فضلِ کریم سے
سرکار ﷺ کا غلام بہ عنوانِ احترام

ذکرِ نبیؐ پاک ﷺ تو میں نے کیا بہت
لکھا نہیں ہے نام بہ عنوانِ احترام



لطف جو فرماتے ہیں آقا ﷺ مجھ سے ہیچ مدانوں پر
ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے بھی نعت برآمد ہوتی ہے

..............................

نعت میں تو استعارے اور کنایے گُنگ ہیں
جذبوں کے اظہار سے قاصر ہوئے الفاظ بھی

..............................

نعت بھی کہتا چلا جاتا ہوں مَیں
بے بسی کا بھی شدید احساس ہے

..............................

قیامت تک بھی اِس سے عہدہ برآ ہو نہ پاؤں گا
ازل سے مَیں ہوں مقروضِ مدیحِ سرورِ عالم ﷺ

..............................

میں چلا اِس راہ پر تو مجھ پہ ظاہر ہو گیا
وسعتیں بے انتہا ہیں نعت کی پہنائی میں

..............................

شعورِ حرف ملا پنجتنؓ کے صدقے میں
ثنا نہ کیسے کروں گا میں اِس گھرانے کی

مئے الفت ظروفِ شعر میں جب پیش کرتا ہوں
ملائک اس کو نعتِ مصطفیٰ ﷺ کا نام دیتے ہیں

..........

صرف الفاظ و حروفِ نعت ہی سنتے نہیں
گونگی دھڑکن بھی دلوں کی سُن رہے ہیں مصطفیٰ ﷺ

..........

جب لگے پیوند اس میں مدحتِ سرکار ﷺ کے
چیتھڑے میرے عمل کے، خوبصورت ہو گئے

..........

صدق و اخلاصِ عمل سے نعت ہوتی ہے رقم
رایگاں اِس باب میں ہے جودتِ طبعِ رواں

..........

مدحِ محبوبِ خدا ﷺ میں تر زبانی کے لیے
ہوں گُلِ لفظ و بیاں میں نکہتیں اِخلاص کی

..........

ہو گیا میری گرانیٔ سماعت کا سبب
بارِ خاطر شورِ تحسینِ سُخن تھا نعت میں



کوئی خالی درِ سرکار ﷺ سے جاتا نہیں دیکھا
ہمیشہ بحرِ رحمت کو یہاں مواج پایا ہے

زمانے کا ہے رُوئے احتیاج آقا و مولا ﷺ کو
ہر اک شے کو یہیں کا ہم نے تو محتاج پایا ہے

..........

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم سے عرب کے لوگ
اچھے رہے رذائلِ اَخلاق چھوڑ کر

پہچان لو گے ہستیٔ سرکار ﷺ کو تو ٹھیک
رکھ دے گی قبر تم کو وگرنہ نچوڑ کر

..........

ہر سال مَیں مدینے میں، وہ روز سینے میں
فضلِ خدا سے، کیسی کڑی سے کڑی ملی

با وصفِ پیری میری کمر جھک نہیں سکی
آقا ﷺ کے التفات کی ایسی چھڑی ملی

رات ہجرِ طیبہ کی پرفشاں ہوئی ایسے
باوضو نگاہوں میں تارے جھلملاتے ہیں

.................................

نہیں ہوتا مدینے کا سفر جب میری قسمت میں
مسافت ہجر کی لاہور ہی میں کاٹتا ہوں میں

.................................

ہو گئی ہے بند ویزے کی سہولت اِن دنوں
گویا پھر سے موسمِ ہجرِ مدینہ آ گیا

.................................

طیبہ جانے کو ہے ویزا لازمی
اس طرح زندانیٔ میعاد ہوں

.................................

یہ خبر سن کر کہ ویزا بند طیبہ کا ہوا
فکر گھائل، فن ہوا مجروح، خامہ مضمحل

.................................

ہجر ہے، مگر یادیں لطف زا ہیں طیبہ کی
کس طرح مرے سر میں وحشتیں جنم لیتیں



ملے بحرِ لطفِ سرور ﷺ سے ہمیں یقیں کے موتی
ہمیں کیا پڑی ہے، جائیں سرِ ساحلِ تشکّک

.................................

وہ ساری جگہیں یُمنِ سعادت سے بھر گئیں
الطاف ہائے شاہِ اُمم ﷺ ہیں جہاں جہاں

ذرے وہاں کے رشک دہِ ماہتاب ہیں
سرکار ﷺ کے نقوشِ قدم ہیں جہاں جہاں

رب کی نگاہِ لطف و کرم ساتھ ساتھ ہے
آقا ﷺ کے فیض ہائے اَتم ہیں جہاں جہاں

باہر نہیں ہے ان کے تصرّف سے کوئی چیز
آقا ﷺ کے معجزات رقم ہیں جہاں جہاں

ہر اک جہاں ہے فیض سے آقا ﷺ کے مستفید
میرے نبی ﷺ کے لطف و کرم ہیں جہاں جہاں

میں نے چشمِ کرم پیمبر ﷺ کی
گوشۂ چشمِ لفظ سے دیکھی

..........

جو فرد و بشر نعت کا قائل نہیں، اس پر
سرکارِ دو عالم ﷺ کا کرم ہو نہیں سکتا

طیبہ کا نہیں ابرِ کرم اس پہ برستا
جس آنکھ کا گوشہ کوئی نم ہو نہیں سکتا

دو چار قدم شہرِ پیمبر ﷺ کو چلو تو!
کہتے ہو، مداوائے الم ہو نہیں سکتا

..........

روضے کی دید ہی سے تعلق خوشی کا ہے
طیبہ سے دور ہوں گے تو رویا کریں گے ہم

اُس کے حبیبِ پاک ﷺ کی کرتے ہوئے ثنا
مدحِ خدائے پاک بھی گویا کریں گے ہم



بادِ نسیم لائے جو پیغامِ حاضری
چاہے تو واپسی پہ وہ لے جائے جاں مری

..........

پیامِ حاضری کے انتظار میں رہنا
درِ نگاہِ رجا کے کُھلے کواڑوں میں

..........

روضۂ آقا ﷺ پہ جانے کے لیے تیار ہو
کاٹ ملبوسِ تکبُّر عجز کی مقراض سے

..........

ہو ہی جاؤں گا رسا اب کے بھی ان ﷺ کے در پر
گرچہ حائل ہیں موانع تو بہر نوع کئی

..........

نورِ شہرِ آقا ﷺ سے، دیکھو وہ چمک اٹھا
آسمانِ قسمت پر اذنِ دید کا تارا

..........

لمحۂ انتظار کی ہے دُعا
ساعتِ اذنِ حاضری ہو نصیب

تمازت جب میسّر آئے گی خورشیدِ طیبہ کی
ڈھلیں گی لفظوں میں، میرے لبوں پر منجمد باتیں

.................................

حدودِ قریۂ جاں کی ہوئی ہے یوں تعیین
کہ اس میں پھول مدیحِ نبی ﷺ کے کِھلتے ہیں

.................................

کام آئے گی بلا نوشی مِری
حُبِّ آقا ﷺ، بادہ، ساغر، اور مَیں

وصل سے شیخینؓ تو سرشار ہیں
ہجر میں روتا ہے منبر، اور میں

لطفِ آقا ﷺ اور شفاعت کی نظر
دفترِ اعمال، محشر، اور میں

حاضری، طیبہ کی پہلی حاضری
سن نواسی (۸۹)، میری مادرؒ اور میں



گوشۂ چشم پہ ہوتا ہے اثر یادوں کا
گوشۂ لب سے ابھرتی ہے صدا الفت کی

.................................

عمر بھر پھرتا رہوں روضے کے گِرد
میرے آقا ﷺ دیں اگر اذنِ طواف

سُنّتِ سرور ﷺ ہے جس کا داعیہ
وہ کرے گا اپنے دشمن کو معاف

نعت نے سکھلایا عجز و انکسار
اپنی عادت ہی نہیں لاف و گزاف

.................................

نعت بھی ہونے نہ دی اِس مرتبہ
ہجر کی دیدہ دلیری دیکھیے

جا پہنچے ان ﷺ کے در پر ایک بار
اور پھر جذبوں کی سیری دیکھیے

تمنائے زیارت زندہ رکھنے کو گُنہ چھوڑو
تمازت اپنے عصیاں کی جھلس ڈالے نہ خواہش کو

..............................

الفتِ پیمبر ﷺ کی راہ پر جو چلنا ہے
جُرم سے تعلق تو مسترد کرو پہلے

..............................

تعلّق جن کا ہے سلطانِ دیں ﷺ سے
بُرے دنیا سے ہیں ایسے مراسم

نہیں ہیں اور ہیں لوگوں سے میرے
رسولِ پاک ﷺ کے صدقے مراسم

وسیلہ مدحِ سرکارِ جہاں ﷺ ہے
بُرے جن سے ہوئے سچے مراسم

سبب اس کا ہے مدحِ پاکِ آقا ﷺ
جو شہرِ نور تک پھیلے مراسم

بنا لیتا ہوں، تج دیتا ہوں فوراً
نبی ﷺ کے نام پر سارے مراسم



جاتا ہوا جو پایا مدینے کا رہ نورد
سینے سے میرے نکلا دمِ سرد دفعتاً

طیبہ سے آئے گی جو ہوا التفات کی
عنقا نہ ہو گا ہجر کا کیوں درد دفعتاً

..............................

آقا حضور ﷺ آپ بُلائیں تو جاؤں گا
دو کم پچاس سال میں ضد پر اڑا رہا

روح و دل و نظر کو وہ مجروح کر گیا
سینے میں دوریوں کا جو خنجر گڑا رہا

پھر اس کے بعد ایسے بلایا حضور ﷺ نے
ہر سال ان کے در پہ پہنچ کر کھڑا رہا

..............................

پُرنور کیوں نہ ہو مہ و خورشید سے فزوں
چہرے پہ ہو جو غازۂ گردِ دیارِ پاک

..............................

اور ہر کام میں عجلت سے گریز اچھا ہے
طیبہ جانا ہو تو تعجیل کو لازم جانو!



ان سب میں میرے آقا و مولا ﷺ کی ہے ثنا
ازبر ہیں جتنی آیتیں قرآن کی مجھے

..........

جان لے لیں شاتمِ آقاؐ کی، گر موقع ملے
جان دینے کے لیے ہے آبروئے مصطفیٰ ﷺ

کبریا کا ہاتھ ہے دستِ پیمبر ﷺ لاکلام
ہے کلامِ ربِّ عالم گفتگوئے مصطفیٰ ﷺ

..........

ملے تو آنکھ کا سُرمہ بناؤ
دیارِ مصطفیٰ ﷺ کی گرد جو ہے

نگاہِ خالقِ عالم میں آیا
عقیدت میں نبی ﷺ کی، فرد جو ہے

سنائے رات دن طیبہ کی باتیں
مرا ہمدم، مرا ہمدرد جو ہے





یا خدا! نبی ﷺ دیکھیں روزِ حشر جب مجھ کو
کوئی مجھ سے فرمائیں حرف آشنائی کا

..........

کرم کبھی ہو ترے نفسِ مطمئنہ پہ
تو بھید کھول دے تجھ پر خدا نبوت کے

..........

لطف میں، عفو میں، سخاوت میں
مصطفیٰ ﷺ کا جواب ہے کوئی؟

جُز خدائے عظیم و برتر کے
نعت میں کامیاب ہے کوئی؟

..........

دل میں آقا ﷺ کی جو الفت کو نہ راسخ کر لیں
ہم کسی وقت ریاکار بھی ہو سکتے ہیں

..........

میں سینت سینت کے رکھتا ہوں احتیاط کے ساتھ
جو نامے طیبہؐ اقدس سے میرے نام آئے

بتائیں گے یہ شہیدانِ حُرمتِ آقا ﷺ
مزا وہ کیا ہے جو پایا ہے جاں لُٹانے میں

..............................................

حاضری ہوتی ہے سرکار ﷺ کے در پر جب بھی
اپنے اشکوں میں گناہوں کو ڈبو دیتا ہوں

..............................................

میرے سرکار ﷺ کے ابرو کا اشارہ پا کر
پورا ہو جائے گا اعمال کا گھاٹا سارا

..............................................

یادِ آقا ﷺ میں جسے گریہ کی دولت نہ ملی
ابرِ اکرامِ خدا اس پہ برستا کیسے

..............................................

قسمت جو ساتھ دے تو ہمیں بھی عطا کریں
کعبؓ و بُصیریؒ کو جو انھوں نے گلیم دی

..............................................

جب ہیں شفیعِ روزِ قیامت کے، مصطفیٰ ﷺ
چُھٹ کر سزا سے، رقصِ مسرت کروں گا میں



کیوں پہلو تہی مدحِ پیمبر ﷺ سے کروں گا
کیا موت کے پروانے پہ ہیں دستخط اپنے؟

..............................................

یہ حکم بابِ بہشتِ بریں پہ لکھا ہے
"ہے مدحِ سرورِ کونین ﷺ مغفرت کی سَنَد"

..............................................

نبی ﷺ کی مدح کہنے پڑھنے پر ہے انحصار ان کا
میں کیوں محروم رہ جاؤں بصارت اور بصیرت سے

..............................................

میرے جذبے صورتِ مدحِ نبی ﷺ
صفحۂ قرطاس پر منقوش ہیں

..............................................

اسلوب جو جدید بھی ہو تو بھی ٹھیک ہے
پیشِ نظر رہیں جو روایات نعت کی

..............................................

نعت لکھنے کو لگانا چاہیے
نشترِ نقّاد سے خامے کا قط



فریضہ حمد کا پہلے ادا ہو، اس کے بعد
خدا کے پاک نبی ﷺ کو سلام پیش کرو

یہ حکم ربِ جہاں کا ہے مومنوں کے لیے
درود پیش کرو تو سلام پیش کرو

رسولِ پاک ﷺ کے تم اُمتی ہو تو یارو!
وِلا کا داعیہ رکھو، سلام پیش کرو

.......................

رُخِ نبی ﷺ سے منور ہیں مہر و ماہ و نجوم
انھی کا ذرۂ پیزار ہے نشانِ سحر

نصیب اس کو ہو نورِ نبی ﷺ سے آگاہی
جو گوشِ ہوش سے سن لے کوئی اذانِ سحر

اسے کیا واسطہ ظلماتِ دہر سے محمودؔ
جو مدح گوئے نبی ﷺ ہے، جو مدح خوانِ سحر





مس ہاتھ جو دروازۂ آقا ﷺ سے ہوئے ہیں
میں آپ بناتا ہوں ہتھیلی کی لکیریں

.......................

شاہد جو اُنھیں کہتا ہے خالق، اُسے پوچھو
سرکار ﷺ کو ہر شے کی خبر ہے کہ نہیں ہے

زاہد نہ سہی، جاتا ہوں ہر سال مدینے
سوچو تو، کوئی مجھ میں ہُنر ہے کہ نہیں ہے

.......................

ذکرِ آقا ﷺ میں اشک بہتے ہیں
جذبۂ دل کی، آنکھ ہے غمّاز

اس کو رہنا ہے آخری دم تک
یادِ آقا ﷺ کا سلسلہ ہے دراز

.......................

ہر وقت میرے لب پہ ہے ذکرِ رسولِ پاک ﷺ
دل میں بھی ان کا شہرِ حسیں ہے بسا ہوا

جو ناصر میرے پیغمبر ﷺ نہ ہوتے، میں کہاں بچتا
یہاں ہر موڑ پر ابلیس تو موجود ہوتا ہے

گدایانِ نبی ﷺ کے آگے جو جھولی کو پھیلائے
زمانے کی نگاہوں میں وہی محمود ہوتا ہے

.................................

عذر خواہی ہے مری، باقی کے سب کاموں میں
نعت و مدحت کے لیے ہمہ وقت آمادہ ہوں

استراحت کی نہیں طیبہ میں مجھ کو خواہش
ہے تمنا، درِ سرکار ﷺ پہ اِستادہ ہوں

.................................

جس کو نبی ﷺ کے حکم کا احساس ہے، اسے
جائز ذرائع ہی سے تلاشِ معاش ہے

گردش میں مہر و ماہ شب و روز ہیں، انھیں
کیا نقشِ پائے سرورِ حق ﷺ کی تلاش ہے



مجھے سرشاریوں نے جانے کس دنیا میں پہنچایا
کھڑا تھا سارکت و صامت میں جب قدمینِ سرور ﷺ میں

.................................

ہے مواجہہ آگے، میں کھڑا ہوں دم سادھے
حبسِ دم کی مشق اپنی اس جگہ پہ کام آئی

.................................

طیبہ پہنچنے کی جسے خواہش نہیں ہوئی
کوئی علاج ہی نہیں اس کے دماغ کا

آب و ہوائے طیبہ سے ہوتے ہیں مستفید
لالچ کوئی نہ دے ہمیں جنّت کے باغ کا

.................................

کیوں سربلندیاں نہ قدم چومتی رہیں
پیشِ درِ حبیبِ مکرّم ﷺ خمیدہ ہوں

اہلِ وِلا کی فہرسِ آخر میں نام ہے
دنیا کے سرفرازوں میں مَیں سرکشیدہ ہوں

جب چاہتا ہوں وصلِ خداوندِ تعالیٰ
ممکن ہی نہیں ترکِ تمنائے مدینہ

..........

طیبہ جانے کی کوئی دعوت تو دے
کیا تامّل، کیا تذبذب کا سوال

..........

مرے عزیز! مرے دل میں جھانک کر خوش ہو
کہ داغِ یادِ مدینہ گلاب ایسا ہے

میں بارہ سال میں طیبہ گیا ہوں بارہ بار
خدا کے فضل سے میرا حساب ایسا ہے

..........

خیر مقدم کو چلی آتی ہے طیبہ کی ہوا
ہم جو پہنے ہوئے چلتے ہیں وفا کی زنجیر



حسنِ صورت میں بھی آقا ﷺ سا کوئی انساں کہاں
چھان لو چاہو تو سارا یوسفستانِ جہاں

سیرت و کردارِ اعلیٰ میں بھی زیرِ آسماں
منبعِ حسنات ہیں تو ہیں شہِ ہر انس و جاں ﷺ

..........

ہر طرف نورِ سکینت چھا گیا
جب اُٹھی ان ﷺ کی نگاہِ التفات

پانی طیبہ کا تُو استعمال کر
تو نے گر چکھّا نہیں آبِ حیات

..........

وظیفے میں درودِ پاک کے مصروف تم رہنا
مصیبت جو بھی آتی جائے گی، جائے گی ٹل آخر

کرو تم آبیاری الفتِ آقا ﷺ کے بوٹے کی
بنے گا نخل تو اس پر لگیں گے پھول پھل آخر

بھر آیا جب کسی کا دل یہاں تذکارِ آقا ﷺ میں
تو رضواں جنتِ ماویٰ میں اس کا منتظر دیکھا

..............................................

مدحِ سرکار ﷺ میں تُو لہجۂ موجود گزار
اس طرح شدتِ جذبات کبھی ہو کہ نہ ہو

مجھ کو عرفانِ پیمبر ﷺ کا شرف دے خالق!
کیا خبر، معرفتِ ذات کبھی ہو کہ نہ ہو

..............................................

اس کو قرار دیتا ہے قرآں کلامِ حق
جو دل نشیں کلام مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

ہم اُمتی جو ہیں تو کریں ان کا اتباع
احسن ہر ایک کام مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے

وہ انبیاءؑ ہیں، وہ ہیں فرشتےؑ، یہ عام لوگ
ہر دل میں احترام مرے مصطفیٰ ﷺ کا ہے



یاد جب مرے آقا ﷺ کی عنایتیں آئیں
حدّتِ محبت ہو سرد خانۂ جاں میں

..............................................

حضور ﷺ کب مرے حالات سے نہیں واقف
قبول ہو گا بالآخر یہ سوز و ساز مرا

..............................................

زباں سے نکلی ہوئی بات ہی نہیں سنتے
مرے نبی ﷺ تو دلوں تک میں جھانک لیتے ہیں

..............................................

ردائے پاکِ نبی ﷺ جب ہے پردہ پوش مری
دریدہ دامنی اپنی نظر نہ آئے گی

..............................................

عزیزو! سیّدہ زہرا کا واسطہ دے کر
نبی ﷺ کے سامنے دستِ طلب تو پھیلاؤ!

..............................................

راسخ ہوں دل میں حاضریٔ در کی خواہشیں
پُر ہو جمالِ نور سے پیمانۂ نظر

مدحتِ پیمبر ﷺ کے موتی لانے کی خواہش
قلزمِ تحیر میں فکر کی ہے غرقابی

..................................................

قدسی فلک پہ کرتے رہے میری گفتگو
مشغول تھا اگرچہ میں چُپ چاپ نعت میں

جب چاہتے ہیں سایۂ فضلِ خدا مُدام
مصروف ہوں درود میں یا آپ نعت میں

..................................................

میرے خالق ہی نے کی پہلے مدیحِ مصطفیٰ ﷺ
ہے نبی ﷺ کی نعت کی تمہید قرآنِ مجید

..................................................

کوثر کا جام دیں گے نبی ﷺ ہاتھ میں اُسے
دل کی زباں میں نعت جو با چشمِ تر کہے

..................................................

دل کے کہنے پہ نعت کہتا ہوں
کچھ نہیں ہے ثواب کا لالچ



چاہو کہ تم بھی کوچۂ آقا ﷺ کی خاک ہو
حاصل ہوئی تو ہو گی یوں تہذیب عاشقی

لفاظی کا یہ کھیل نہیں ہے، خدا گواہ
سیکھو اویسِ پاکؓ سے ترکیبِ عاشقی

..................................................

دین سے کچھ تعلق تمھارا نہیں
تم کو الفت نہیں گر شہِ دین ﷺ سے

میرے آقا ﷺ سے یہ قول منسوب ہے
"علم حاصل کرو، چاہے تم چین سے"

استغاثہ ہو دربارِ سرکار ﷺ میں
ہیں زمانے کے حالات سنگین سے

..................................................

عُقدے حل ہوتے ہیں، اندوہ مٹے جاتے ہیں
دستگیری جو وہ کرتے ہیں بوقتِ مشکل

اس پر جو اُستوار ہوئی، اُس کو ہے دوام
ہے الفتِ رسول ﷺ ہی بُنیادِ زندگی

مجھ پر تو ساتھ واضح کیا مقصدِ حیات
تقسیم کیں خدا نے جب اسنادِ زندگی

نعتِ نبی ﷺ کے پھول کھلیں گے زبان پر
ہو گا بہار پر ارم آبادِ زندگی

جس کو نبیؐ پاک ﷺ سے الفت نہیں رہی
وہ نامراد شخص ہے ناشادِ زندگی

محمودؔ ہو رسائی دیارِ حبیب ﷺ میں
جب ختم ہونے والی ہو میعادِ زندگی

..........................................

بُوٹے جو ماسوائے نبی ﷺ الفتوں کے ہیں
ان کو تو اپنی مزرعِ دل سے اکھاڑ پھینک

..........................................



جاں سپاری خیلِ یاسرؓ کی ہے جس کے سامنے
بیعتِ اخلاص دستِ عشق پر کرتا ہے وہ

..........................................

اب تک بھی لوگ اپنی سی کرتے تو ہیں مگر
حق یہ ہے، تھے صحابہؓ محبت سرشت لوگ

..........................................

چہرۂ تاریخ پر منقوش ہیں جو عظمتیں
سب ہیں اصحابِؓ رسولِ پاک ﷺ کے کردار کی

..........................................

اک دوسرے کے بھائی ہیں، مومن ہیں جس قدر
محبوبِ کبریا ﷺ نے ہمیں یہ سبق دیا

الفت کریں وہ اس کے حبیبِ کریم ﷺ سے
ربِ کریم نے یہ مسلماں کو حق دیا

..........................................

ربُّ الارباب کی رحمت کا ہے سایہ اس پر
جو بھی آقا ﷺ کے درِ پاک کا پروردہ ہے

سائرِ افلاک و جنت، زائرِ شہرِ نبی ﷺ
ایک ہی خوش بخت شخصیّت کے دو دو نام ہیں

..............................

ہے مراجعت میں بھی طرفہ اک بلاوا سا
ہجرِ شہرِ آقا ﷺ ہے استعارہ وصلت کا

..............................

طیبہ سے پھرنے کی میں سوچوں جونہی
پُتلیاں آنکھوں کی پھر جائیں مری

..............................

طَیبہ سے دوری میں جو کھِلا ہے تو ہے غمیں
وہ دیکھو اشک عارضِ گل پر بوقتِ صبح

..............................

سن نواسی(۸۹) سے پہلے فاصلوں کی دُنیا تھی
اب تو طَیبۂ اقدس میرے دل کے اندر ہے

..............................

طلوعِ مہر کا منظر نبی ﷺ کے شہر میں دیکھو
قدم ہیں جس طرف اُن کے، اُدھر سے دن نکلتا ہے



میں حضورِ والا ﷺ کے در پہ آ گیا لوگو!
دیکھو میرے جذبوں کا رقصِ خود فراموشی

..............................

جو تیرا جاگ رہا ہو ضمیرِ فکر و نظر
نبیٔ پاک ﷺ کی رحمت کو دیکھ لے تُو بھی

..............................

اشک آنکھ میں ٹھہرا یادِ شہرِ سرور ﷺ میں
یہ صدف میں گوہر ہے، یا صدف ہے گوہر میں

جب مدینے جانا ہو، یا خدا! نہ پھنس جاؤں
کیا، اگر، مگر، لیکن، کیسے اور کیونکر میں

حاضریٔ طیبہ نے میری دستگیری کی
غرق ورنہ ہو جاتا ہجر کے سمندر میں

خود نبی ﷺ تو کیا، دیکھو آپ کے غلاموں کو
مل نہیں سکا ثانی ان کا ہفت کشور میں .

ضروری فیصلہ یہ میرے جی نے کر ڈالا
جپوں گا حشر تک آقا ﷺ کے نام کی مالا

..............................

عافیت سے گزریں اپنے روز و شب
لیں اگر آقا ﷺ کا صبح و شام نام

..............................

ظلمت سے پا سکے گی نہ دُنیا کبھی نجات
جب تک ادا کرے گی نہ بعثت کا شکریہ

اعمال نامے کی مرے سب کالکیں دُھلیں
محشر کے روز ابرِ شفاعت کا شکریہ

قدموں سے گر نہیں، نہ سہی، خواب میں سہی
طیبہ گئے ہیں، خوبیٔ قسمت کا شکریہ

محمودؔ کو غلامِ غلامانِ در کیا
آقا حضور ﷺ آپ کی شفقت کا شکریہ



لفظ جانچے جائیں گے عشق کے ترازو پر
تب کھلیں گی نعتوں کی معنویتیں ساری

..............................

میرے آقا ﷺ جانتے ہیں، کیا کروں اظہار میں
اپنی نعتوں کے پسِ پردہ چُھپے جذبات کا

..............................

آئین ساز اس کا ہے خلّاقِ ہر جہاں
جاری رہے گا حشر تک قانون نعت کا

پہلے کہا ہے نٓ قلم کی قسم سے بھی
بھایا خدائے پاک کو یوں نون نعت کا

فرشِ زمیں پہ آپ ہوں، منبر پہ نعت گو
سوچو تو یہ طریقہ ہے مسنون نعت کا

یہ طعن میرے واسطے اعزاز ہے بڑا
کہتے ہیں لوگ تو کہیں مجنون نعت کا

کالی گھٹاؤں، گھور اندھیروں سے کیا خطر
دل میں عقیدتوں کے جو روشن چراغ ہوں

روح و نظر سُرور کی کیفیّتوں کو پائیں
ذکرِ دیارِ پاک سے دل باغ باغ ہوں!

.................................................

میری نظریں کسی کم چیز پہ کیا ٹھہریں گی
میرے ممدوح ہیں اللہ کے محبوب رسول ﷺ

.................................................

ان کو سرکار ﷺ پھر اک بار منظّم کیجے
آپ کے بندوں کا بکھرا ہوا شیرازہ ہے

اس کی شادابی سے شاداب ہے ساری دُنیا
اثرِ قُبّہ سے ہر چیز تر و تازہ ہے

تُو سرِ عجز درِ پاک پہ رکھ لے جا کر
مدحِ سرکار ﷺ کا ہونٹوں پہ اگر غازہ ہے



جب رسائی ہی نہیں ہے اپنی شہرِ علم ﷺ تک
ہے بصیرت بے نشاں بے شک، بصارت بے جہت

.................................................

جو ہم حضور ﷺ کی سُنّت سے اِستفادہ کریں
بنیں کبھی نہ رسوم و قیود کے قیدی

نبی ﷺ کے ذکر میں نا مُخلصی کے فتنے نے
بنا دیا ہمیں ذوقِ نمود کے قیدی

.................................................

عرفانِ کبریا کی وہ منزل نہ پا سکا
جو راہِ مصطفیٰ ﷺ سے ذرا سا بھی ہٹ گیا

جو معترضِ نعتِ حبیبِ خدا ﷺ ہوا
وہ شخص کاروانِ محبت سے کٹ گیا

کچھ عرصہ میں چلا تو غزل کی طرف مگر
کچھ دور چل کے، نعت کی جانب پلٹ گیا

وَالضُّحیٰ میں چہرۂ سرکار ﷺ کی تعریف میں
سورۂ وَالّیل ہیں گیسوٗ خدا کا شکر ہے

رحمتؐ للعالمیں رب نے پیمبر ﷺ کو کیا
فیض ہے سرکار ﷺ کا ہر سوٗ خدا کا شکر ہے

ماسوائے مدحِ پیغمبر ﷺ لبوں پر کچھ نہیں
نفس پر پایا ہے یوں قابوٗ خدا کا شکر ہے

آنکھیں اُٹھتی ہی نہیں ہیں فرش سے، قدمین میں
دیتے ہیں مژگاں سے یوں جھاڑوٗ خدا کا شکر ہے

حمدِ حق کا درس یوں آقا و مولا ﷺ نے دیا
دل سے یہ آوازۂ ھُو ھُو خدا کا شکر ہے

باز رکھ سکتا نہیں کوئی نبی ﷺ کی مدح سے
مجھ پہ چل سکتا نہیں جادوٗ خدا کا شکر ہے

ماہِ نوٗ، پُشتِ فلک، محرابِ کعبہ دیکھ کر
یاد ہے ان کا خمِ ابروٗ خدا کا شکر ہے



عادت بھی ہماری ہے، مگر ہے یہ حقیقت
ہم صلِ علیٰ پڑھتے ہیں از رُوئے عبادت

..........................

یہی تو ایک محبت کا ہے بڑا اظہار
درودِ پاک کا حلقہ ہے حلقۂ عُشاق

..........................

درودِ پاک کے حلقے میں بیٹھ جا آ کر
تجھے جو رنج و مصیبت نے گھیر رکھا ہے

..........................

ہر ایک روشنی پڑھتی ہے آپ ان ﷺ پہ درود
کہ جن کے نور نے توڑا ہے تیرگی کا جمود

..........................

وردِ درود سے ہوئیں آسان منزلیں
جتنی رکاوٹیں تھیں، وہ رستے سے ہٹ گئیں

..........................

کرے گا حکم کی تعمیل بھی، تقلیدِ خالق بھی
جو بھیجے گا کوئی انساں درودِ پاک آقا ﷺ پر

..........................

بخششِ اُمت کو "راہِ مختصر" بخشی گئی
سورۂ احزاب میں "صلّوا" ہے خوشخبری بڑی



میرے سخن میں تو مرے دل کو تلاش کر
ہر شعر میرا ہو گیا جذبوں کا عکس گش

.......................................

ربِ جہاں کا نام لو' پڑھ لو درودِ پاک
ہر مسئلے پہ گفتگو کرنے سے پیشتر

خواہش مری یہی ہے' یہی ہے دعا مری
دیدار ہو حضور ﷺ کا' مرنے سے پیشتر

.......................................

رب و محبوب ﷺ کے محشر میں کُھلیں گے اَسرار
یہ وہ گُتھی ہے' سرِ دست جو پیچیدہ ہے

دردِ مجبوری کو تسکینِ حضوری بخشی
کس نے؟ اُس چیز نے جو قلب میں چسپیدہ ہے

جو مجھے دیتی ہے الطافِ پیمبر ﷺ کی خبر
کوئی تو شے ہے جو وجدان میں پوشیدہ ہے





تم دیکھنا اُس سرنگوں کی سر بلندیاں
ہو جس کے ساتھ منسلک چوکھٹ حضور ﷺ کی

آواز آئی ''اور بھی میرے قریب ہو''
بالائے عرش آئی جو آہٹ حضور ﷺ کی

.......................................

ہیں مددگار و شفیع و دادگر میرے حضور ﷺ
ہو گئی آساں ہر اک مشکل' خدا کا شکر ہے

قابَ قوسین اور او ادنیٰ کی پڑھ کر آیتیں
اٹھ گیا ہے پردۂ حائل' خدا کا شکر ہے

میں دیارِ مصطفیٰ صلِ علیٰ میں ہُوں رسا
کام آیا جذبۂ کامل' خدا کا شکر ہے

جس میں مَیں نے دل کی باتیں اپنے خالق سے کہیں
ہے درود و نعت کی محفل' خدا کا شکر ہے



سرِ طاقِ عقیدت شمعِ فن میری فروزاں ہے
تو میں پروانۂ جاں سوز بھی اِس شمع کا خود ہوں

..............................................

یادِ آقا ﷺ میں مگن رہتے ہیں جو، ان پر کرم
خالق و مالک کا رہتا ہے سدا سایہ فگن

..............................................

میں وہ انمول موتی تھا کہ چوری کا تھا اندیشہ
عقیدت کی گرہ میں باندھ کر رکّھا گیا مجھ کو

..............................................

دل میں مِرے، نبی ﷺ کی محبت کا اک دِیا
روشن ہے، دیکھو کس طرح قندیل کی طرح

مکّہ میں، طیبہ میں، کبھی گھر اور کبھی سفر
پھرتا نبی ﷺ کے پیچھے مَیں جبریلؑ کی طرح

قادِر مِرا خدا ہے، کرم وہ اگر کرے
ہر روز پہنچوں طیبہ میں، تخیل کی طرح





میری نگاہ جیسی بھی تھی، تا فلک گئی
ابھرا جو عکس اشکوں میں طیبہ کے نور کا

..............................................

لب پر ہے فقط ذکر رسولِ دوسرا ﷺ کا
آنکھوں میں مری، صرف مدینہ ہے مدینہ

..............................................

حاضری دوں گا لگن کے ساتھ میں ہر مرتبہ
اور پڑھوں گا اُنس و الفت کا مدینے میں سبق

..............................................

نعتِ نبی ﷺ کا مجھ کا صلہ مل گیا یہیں
گلیاں ہیں شہرِ نور کی، میرے لیے بہشت

..............................................

گُلِ اُمّید کِھلا مزرعِ دل میں ایسا
طیبہ کی آب و ہوا جس کا مقدر ٹھہری

..............................................

مجھے سر پیر کا کچھ ہوش ہی باقی نہ تھا یارو
پیامِ حاضری سے آ گیا بھونچال جذبوں میں



نبی ﷺ کے شہر میں، در پر حضورِ والا کے
پہنچ تو جاتی ہیں یہ ساری زاریاں میری

..........

مرے نبی ﷺ نے کرم کب نہیں کیا مجھ پر
تو بے اثر کہاں اُمیدواریاں میری

..........

یہ دیکھو، دل کی سیپیوں سے سرکار ﷺ کی یادوں کے گوہر
اشکوں کی صورت پلکوں پر ہم لوگ سجائے جاتے ہیں

..........

جو ہو گا سرکار ﷺ کا طالب
دنیا پر وہ ہو گا غالب

کوئی نہیں سرکار ﷺ سا شافع
تو کوئی کب مجھ سا مُذنب

ہم مدحِ آقا ﷺ اپنائیں
ایک یہی ہے بات مناسب

..........





جو ہوتا دیکھنے والا کوئی تو پھر پتا چلتا
شبِ اسرا میں تھے کیا کیا مناظر ربطِ باہم کے

..........

ہیں "نفس گم کردہ" اِس جا پر جلیل القدر لوگ
کیا ہے تو محمودؔ اور کیا نغمہ پیرائی تری

میرے آقا ﷺ لائیں گے تشریف میرے خواب میں
جب کُھلا میرے مقدّر کا مقفّل در کبھی

..........

حیرتوں کی کرے گا جو تجسیم
وہ سرِ عرش ان ﷺ کو دیکھے گا

..........

نعت میں آئیں نظر نیرنگیاں افکار کی
مدحِ آقا ﷺ سے معانی کے اُفق روشن ہوئے

..........

مبتلائے ظلمتِ جرم و خطا پہلے تھا مَیں
مہرِ رحمت نے مرے اندر اُجالا کر دیا



دنیا سے تو نعتوں کا صلہ چاہتا کب ہوں
تحسین کی چاہت ہے، نہ ہے داد کی خواہش

جب صفحۂ قرطاس پہ لکھی گئیں نعتیں
ہے دستِ مشیّت سے مجھے صاد کی خواہش

گھر میں ہیں ہمہ وقت پیمبر ﷺ ہی کی باتیں
یہ خواہشِ آبا، یہی اولاد کی خواہش

جو میرے نبی ﷺ آپ مجھے حشر میں دیں گے
کیوں دل میں نہ ہو مجھ کو اُن اسناد کی خواہش

یہ سب ہے اثر دعوت و تذکیرِ نبی ﷺ کا
مومن کو جو ہے دعوت و ارشاد کی خواہش

جو بات ہے، ہو ختم محمد ﷺ کے عدد پر
پائی ہے یہی ہم تو اعداد کی خواہش





میرے سرکار ﷺ کا ہر کام نمونہ ٹھہرا
میرے سرکار ﷺ کی ہر بات سراپا اعجاز

.................................................

آفتابِ رُشد بُرجِ نور سے نکلا جونہی
روشنی دُنیا کے اندھیاروں پہ غالب آ گئی

.................................................

ان سے خلاّقِ جہاں کی ذات بھی خوش ہو گئی
خوش ہوئی جن محترم افراد سے ذاتِ نبی ﷺ

چاہتے تھے وہ کہ خوشنودی ملے سرکار ﷺ کی
جانتے تھے سب صحابہؓ اختیاراتِ نبی ﷺ

.................................................

ہم سے زیادہ ہیں ہماری جان کے مالک نبی ﷺ
کیا یہی مطلب نہیں اِس کا کہ وہ مختار ہیں

.................................................

خانوادے کی جنابِ سرورِ کونین ﷺ کے
سطحِ ادراک و تخیّل سے ہے عظمت ماورا

اِعزاز اس کو رویتِ باری کا مل گیا
وہ شخص جس نے دیکھ لیا مصطفیٰ ﷺ کا رُخ

اس کی طرف جو رُوئے عطائے نبی ﷺ ہوا
کیوں ہو کسی طرف کو دلِ مبتلا کا رُخ

..............................

کرم فرمائیں، بلوائیں مدینے
مرے خوابوں کو دیں سرکار ﷺ تعبیر

کھجوروں میں اثر ہے کیمیا کا
تو پانی شہرِ طیبہ کا ہے اکسیر

ہے مدحِ مصطفیٰ ﷺ افضل عبادت
یہی تو اک قرینہ ہے جہاں گیر



ہیں واقف جن سے میرے سرورِ ہر دو جہاں آقا ﷺ
وہ احساسات کیا شرمندۂ لفظ و معانی ہوں

..............................

فضلِ سرورِ عالم ﷺ سے میں روز سنتا ہوں
روح کے کواڑوں پر دستکیں عقیدت کی

..............................

جو عظمت میرے سرکارِ دو عالم ﷺ کو خدا نے دی
نظر آتی نہیں میچی ہوئی آنکھوں سے منکر کو

..............................

مرے بڑے بھی پیمبر ﷺ سے پیار کرتے تھے
وفا کی مٹی سے میرا خمیر گوندھا گیا

..............................

مجھے محبوبِ حق ﷺ کے در کی چوکھٹ جب میسر ہے
میں کیوں جاؤں گا دہلیزِ فنا آثارِ باطل پر

..............................

آقا ﷺ کرم! بنا لیے ہم نے کئی خدا
سرکار ﷺ رحم! خواہشوں کے ہم ہوئے اسیر

سر میں سما چکی ہے کہ پہنچوں میں خود وہاں
دل میں جو بس چکا ہے، پیمبر ﷺ کا شہر ہے

جس نے درود ہی نہ پڑھا سن کے نامِ پاک
اس پر غضب خدا کا، مشیت کا قہر ہے

..............................................

نام لیتے ہی رسولِ پاک ﷺ کا منجدھار میں
پار لگتے ہیں سفینے دیکھتے ہی دیکھتے

سال میں اک بار طیبہ تک رسائی کے لئے
گزرے۔ جاتے ہیں مہینے دیکھتے ہی دیکھتے

اتباعِ سرورِ کونین ﷺ میں کاوش کرو!
پاؤ رحمت کے خزینے دیکھتے ہی دیکھتے

صرف آقا ﷺ پر درودِ پاک کے صدقے رشید
جا پہنچتے ہیں مدینے دیکھتے ہی دیکھتے



وفا کی ڈوریوں میں کس کے یوں باندھا گیا اس کو
کہ میرا فکر طیبہ سے نہیں جاتا کہیں لوگو!

..............................................

میں جس جگہ بھی گیا تھا، کشیدہ قامت تھا
نبی ﷺ کے شہر میں آیا تو سرفگندہ ہوا

..............................................

درِ سرکار ﷺ سے دوری کا اثر تو دیکھو
یوں تو پژمردہ نظر آتا ہوں، پر مُردہ ہوں

..............................................

اپنی نظروں میں وہ سب لائقِ صد عزت ہیں
شہرِ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ہیں جتنے باسی

..............................................

کرم کے سائے میں رہتا ہوں رات دن میں بھی
مزا لیا ہے مدینے سے دل لگانے کا

..............................................

اوجِ سما سے بڑھ گئیں سر کی بلندیاں
گردِ مدینہ سے جو مرے بال اَٹ گئے

اپنے اعمال کہاں، اسوۂ سرکار ﷺ کہاں
عہدِ پابندیٔ تقلید کو توڑا ہم نے

سُنت آقا ﷺ کی نہیں اپنے عمل کا حصہ
دامن اُمید کا پھر بھی نہیں چھوڑا ہم نے

ہم پہ اس پر بھی کرم کم نہیں ہوتا ان کا
منہ جو سرکار ﷺ کی الفت سے نہ موڑا ہم نے

..............................

رب کے محبوبِ مکرم سے، شہِ والا ﷺ سے
سب سے بڑھ کر ہو محبت جسے، وہ مومن ہے

..............................

داعیہ جن کا نہ ہو الفتِ محبوبِ خدا ﷺ
ایسے بدبختوں سے کیا اپنا تعلق یارو!

..............................

محمودؔ التفاتِ خدا نے کیا مجھے
مدّاحِ والدینِؒ کریمینِ مصطفیٰ ﷺ



خُنکیاں ندامت کی برف زار ہیں مجھ کو
ہیں اگرچہ الفت کی کچھ تمازتیں حاصل

..............................

میرے آقا و مولا ﷺ گر نگاہ فرمائیں
پھول پھل نہ آ جائیں کوششوں کے پیڑوں پر

..............................

اس کو ہو پایا نہیں ہے علمِ بابؓ شہرِ علم ﷺ
خود رسولِ پاک ﷺ کی عظمت کو کیا پائے دماغ

..............................

اور کس کو اِس حوالے سے جسارت بات کی
دیکھ کر سرکار ﷺ کی رفعت کو، ہیں جبریلؑ چپ

..............................

مناتے ہیں جو میلادِ نبی ﷺ کا دن، وہ سب سن لیں
کہ شہرِ پاکِ مکّہ ہے مرے سرکار ﷺ کا مولد

اُدھر ہیں چودہ سو، لیکن ترپن سال اِدھر بھی ہیں
نہ بعدِ طیبہ کیوں بھائے مجھے سرکار ﷺ کا مولد

''ابجد'' کے پہلے حرف سے ''ضظغ'' کی غین تک
جتنے بھی ہیں عدد، ہیں سبھی تابعِ حضور ﷺ

..........

جس کی بھی کی ہے پُشت پناہی حضور ﷺ نے
ابلیس کو پچھاڑنا اس پر گراں نہیں

..........

آمادہ ہیں نبیؐ مکرّم ﷺ شبانہ روز
اُمّت کے ہر اک فرد کی امداد کے لیے

..........

اس ضمانت سے بڑی اور ضمانت کیا ہے
حشر میں آپ ﷺ گنہگاروں کے شافع ہوں گے

..........

اپنے اعمال کے بل پر تو نہیں تھا کچھ بھی
سگِ دربارِ پیمبر ﷺ ہوں، شرف اتنا ہے

..........

عفوِ آقا ﷺ کے مظاہر جو نظر آئیں گے
مطمئن حشر کے دن خاطی و عاصی ہوں گے



جب نہ تیرے سامنے ہو منزلِ مدحِ نبی ﷺ
بے بضاعت فکر ہے، بے معنیٰ سارے لفظ ہیں

..........

وائے قسمت، ہو نہ پائے ذکرِ آقا ﷺ تک رسا
جو سوارِ اشہبِ تخیل کہلاتے رہے

..........

مصطفیٰ ﷺ کی مدح میں محمودؔ نے
خامۂ احساس سے لکھے حروف

..........

قلم میرا پئے مدحِ پیمبر ﷺ
چلا تخیل کی انگلی پکڑ کر

..........

نعت کے مجموعے ہیں اعزاز اپنے واسطے
سینۂ قرطاس پر تمغے سجے ہیں لفظ کے

..........

نعت سے ہوتی ہے حمدِ رب کی اہمیّت عیاں
یوں تیقّن کی بلندی تک رسا ہوتا ہوں مَیں

میرے ہاتھوں میں ہے جذباتِ محبت کا قلم
کینوس ہجرِ مدینہ کا ہے اور تصویرِ درد

..........................................

نعت کے اشعار ہجرِ شہرِ سرور ﷺ میں لکھے
کرب اندر کا دکھایا پردۂ الفاظ پر

..........................................

دستیابی ویزے کی ہو سکی نہ رمضاں میں
میں طلب کروں اپنے دل کا خوں بہا کس سے

..........................................

باسی نہ کیوں بہشتِ بریں کا اسے کہوں
طیبہ کا جو بھی فرد کوئی رہ نوَرد ہے

تاجِ سرِ شہانِ جہاں زیرِ پا ہوا
سر پر رہِ حجازِ مقدس کی گرد ہے

ناموسِ مصطفیٰ ﷺ پہ جو قربان ہو گیا
عشاقِ مصطفیٰ ﷺ میں وہی مرد فرد ہے



بخشی ہیں عاجزی کو پیمبر ﷺ نے رفعتیں
اور ہے پسندِ خاطرِ سرکار ﷺ سادگی

..........................................

میری آنکھوں میں، روح میں، جاں میں
مسکراتی ہے آپ ﷺ کی سنت

دوسروں کی مدد وہ کرتا ہے
جس کو بھاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

کوئی کھاتا ہے دو کھجوریں روز
رنگ لاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

ہوں حقوق العباد جب پورے
پائی جاتی ہے آپ ﷺ کی سنت

..........................................

سختیاں جھیلی ہیں، کھائیں گالیاں کفار کی
اس پہ بھی سرکار ﷺ کے ماتھے پہ کوئی بل نہیں

سر پہ ہے چھتر مدیحِ سرورِ کونین ﷺ کا
بابِ حرف و لفظ کھلتا ہے مدینے کی طرف

.................................................

نبی ﷺ مجھ کو زیارت کا شرف بخشیں گے رُؤیا میں
بھروسا ہے مجھے اِس باب میں بھی فضلِ باری پر

میں دل کی بات مَن و عَن کہے جاتا ہوں نعتوں میں
مجھے ہے دسترس خوش قسمتی سے حق نگاری پر

.................................................

مجھ کو استمدادِ آقا ﷺ نے سہارا دے دیا
لرزہ بر اندام تھا پہلے تو جُرموں کے سبب

.................................................

استجابِ عرض کی آقا ﷺ نے جاری کی سَنَد
حرفِ مطلب جس گھڑی میرے لبوں پر آ گیا

.................................................

وہ تُل رہے ہیں مرے جُرم آج میزاں پر
حضور ﷺ ہی کی شَفاعت مجھے بچائے گی



اُس شخص پر ہی خلعتِ شعر و سُخن سجے
کر لے کُلاہِ نعتِ پیمبر ﷺ جو زیبِ سر

.................................................

اللہ نے جو ذکرِ پیمبر ﷺ کیا بلند
ہر چار سمت بجتا ہے نقّارہ نعت کا

اس میں نہ ہونا مُرتکب غفلت کا، دوستو!
اللہ نے رکھا نہیں کفّارہ نعت کا

انبارِ معصیت جو ہیں، ہو جائیں گے ہَوا
محشر میں جب اتاروں گا پُشتارہ نعت کا

ہو گا وہاں جو مدحِ پیمبر ﷺ کا غلغلہ
دیکھیں گے لوگ حشر میں نظّارہ نعت کا

.................................................

ذکرِ سرورِ دیں ﷺ کی ٹھنڈکیں نہیں پاتا
کیوں جُھلس رہا ہے تُو ہجر کی تمازت میں

تصوّر میں ہے شہرِ سرکارِ والا ﷺ
عجب آئنے تا بہ حدِّ نظر ہیں

..............................

اس میں لوگ رہتے ہیں، وہ دلوں میں بستا ہے
دوستو! پیمبر ﷺ کا شہرِ نور ایسا ہے

..............................

دیکھتے ہی تصویرِ شہرِ آقا و مولا ﷺ
نخلِ قلب پر آئیں کونپلیں تمنا کی

..............................

مرے حضور ﷺ کے شہرِ حسیں کی جانب کو
ہُمکتے جذبے، لپکتے خیال اچھے ہیں

..............................

کرتا ہوں جب نمازِ محبت کبھی ادا
طیبہ کی سمت ہوتی ہے محراب روح کی

..............................

پہنچ سکا ہوں نہ جس سال میں مدینے میں
ہوئی ہیں دل کو مرے، بے قراریاں کیا کیا



بہت شدائد، بڑے مصائب جہاں میں ہم نے بُھگت لیے ہیں
بگاڑ سکتا نہیں ہے کچھ بھی نبی ﷺ کے بندوں کا، کوئی بُحران

..............................

پرتوِ رُخ جو پیمبر ﷺ کا پڑے گا اِس پر
دُنیا دیکھے گی مقدّر مرے غم خانے کا

اُمّتی اس سے بھی بڑھ کر ہے نبی ﷺ کا عاشق
شمع کو دیکھ کے جو حال ہے پروانے کا

دن میں آیا ہے کئی بار مدینے کا خیال
کیوں دوگانہ نہ پڑھوں آج میں شُکرانے کا

ذکرِ آقا ﷺ نے مجھے بے خودی ایسی بخشی
کچھ خیال آج ہے اپنے کا، نہ بیگانے کا

اُمّتی ہو کے بھی جو معترضِ سرور ﷺ ہو
فائدہ اس کو نہیں کوئی بھی سمجھانے کا

برق رفتاری سے طیبہ کی طرف ہو گی رواں
اشہبِ تخیل کے بر میں تمنا وصل کی

..........

بتاؤں میں کہ تشویقِ حضوری کا سبب کیا ہے
کرم آقا و مولا ﷺ کا، خدائے پاک کی رحمت

..........

رحمتِ خلّاقِ ہر عالم کے باعث ہو گیا
اندمالِ زخم ہائے ہجرِ شہرِ مصطفیٰ ﷺ

..........

فکر و فن اس سے مرا ذوقِ نمو پاتا ہے
راہِ طیبہ میں جو بارانِ کرم ہوتی ہے

..........

مقدر تو اس شہرِ دل کش کا دیکھو
حبیبِ خدا ﷺ ہیں نصیبِ مدینہ

مرے لب پہ ہر دم اسی کی ہوں باتیں
میں کہلاؤں یا رب! ادیبِ مدینہ

اُچھلتا ہے بلیوں مرا دل خوشی سے
پہنچتا ہوں جب میں قریبِ مدینہ



شہرِ نبی ﷺ میں جس کو خدا نے گدائی دی
گویا اسے جہان کی فرماں روائی دی

..........

توبہ توبہ اے معاذ اللہ! کیا کہتے ہو تم
ہُوں سگانِ کوئے طیبہ کے برابر، اور میں؟

..........

حاضری ہوتی رہے دربار میں
یا خدا! بنتا رہے کوئی سبب

..........

جن نگاہوں نے کبھی گنبدِ خضرا چوما
میں نے ان آنکھوں کو چوما ہے، انھیں چاہا ہے

..........

طیبۂ اقدس، نبی ﷺ کا شہر، الفت کا نگر
ہے عقیدت کا ہماری، اک یہی محکم ہدف

چاہتے ہیں ہم بقیعِ پاک میں تدفین یوں
زندگی میں ہم نے رکّھا ہی نہیں مبہم ہدف

..........

بہت ممکن ہے تدفینِ بقیعِ اقدس و اطہر
رواں رہتی ہے طیبہ کو جو یہ عمرِ رواں میری

اپنا رُخ شہرِ نبیؐ پاک ﷺ کی جانب کرے
عافیت کی راہ پر چلنا ہو جس رہ گیر کو

جو نظامِ زندگی آقا و مولا ﷺ نے دیا
اپنے نزدیک آنے دیتا ہی نہیں تغییر کو

وہ رہے گا پورا ہفتہ سایۂ سرکار ﷺ میں
جو درودِ پاک کی محفل کرے گا پیر کو

..................................................

تمھیں بچایا ہے اک آن میں، ہر اک دکھ سے
یہ دیکھا، ہستی ہے آقا ﷺ کی داد رس کیسی!

صباح و شام اسی سائے میں گزرتی ہے
ملی ہے رحمتِ سرکار ﷺ ہر نفَس کیسی

شبانہ روز اسی میں لگے رہو یارو!
درودِ پاکِ رسولِ خدا ﷺ میں بس کیسی



روح کی کرنوں کا اُجلا پن نظر آتا کہاں
یادِ آقا ﷺ ہی سے ممکن اندروں بینی ہوئی

..................................................

اُمتی نبی ﷺ کا ہوں، اِس پہ فخر ہے مجھ کو
لے چلا ہے یہ جذبہ آگہی کی منزل پر

..................................................

چادرِ رحمت نبی ﷺ کی، میرے سر پر چھا گئی
جب مرے ہونٹوں پہ پیغمبر ﷺ کی مدحت آ گئی

..................................................

خدا و مصطفٰی ﷺ کا ذکر ہر فقرے میں کرتا ہوں
تو میں جو بات کہنا چاہتا ہوں، مجھ کو کہنے دے

مناظر شہرِ سرور ﷺ کے ہیں سب چشمِ تصوّر میں
شبانہ روز ان کیفیتوں میں مجھ کو رہنے دے

مگن رہتا ہوں یادِ آقا و مولا ﷺ میں اے ہمدم
مجھے رب کے حبیبِ پاک ﷺ کی نظروں میں رہنے دے



کیا باتیں ہوئیں، اس کو پتا ہے، یا پھر انھیں
جبریلؑ تک تو وصل کے دن درمیاں نہ تھا

..............................

مشغولِ ذکرِ صاحبِ معراج ﷺ جب ہوا
نعتِ حضور ﷺ سے مجھے معراج مل گئی

..............................

کوئی نہ جا سکا ہے سرِ لامکاں کبھی
پھر کون جان سکتا ہے سرکار ﷺ کا عروج

..............................

اللہ ملا جس سے سرِ کُنجِ فراغت
ہستی ہے وہی محرمِ اَسرارِ حقیقت

..............................

خدا کو ان سے، نبی ﷺ کو خدا سے ہے الفت
محبتوں کا یہاں امتزاج پایا ہے

وہاں ہے نورِ نبوت سے شپّرہ چشمی
جہاں کہیں پہ بھی ظلمت کا راج پایا ہے





قائم رہے گا روزِ حساب و کتاب تک
اَلطاف ہائے شاہِ مدینہ ﷺ کا سلسلہ

..............................

کسی نے آدمی کو عظمتیں عطا کی ہیں
کوئی تو عبد کو معبود سے ملاتا ہے

مرا ضمیر ہے ممنون رحمتِ حق کا
مجھے جو شام کو نعتِ نبی ﷺ سُجھاتا ہے

درود بھیجتے رہنا نبیؐ برحق ﷺ پر
عمل یہ، حشر کی حدّت سے بھی بچاتا ہے

جسے خبر ہے ذرا بھی مقامِ سرور ﷺ کی
وہ روضہ دیکھتا ہے اور سر جھکاتا ہے

حضورِ شاہِ مدینہ ﷺ میں اُمتی ان کا
وہی ہے، گیت جو ممنونیت کے گاتا ہے



حضورِ پاک ﷺ کے دربار پر پذیرا ہے
نیاز و سوز و گدازِ قلوبِ مہجوراں

---

ہزار شکرِ خدا، بیشتر سے اچھا ہے
نگاہِ لطفِ حبیبِ خدا ﷺ سے اپنا حال

عزیزو! وہ تو نظر آ گئی رہِ طیبہ
وگرنہ لے ہی چلے تھے کہیں مرے اعمال

رسائی میری جو ہر سال ہو مدینے میں
کروں میں جا کے وہیں پر گزارشِ احوال

رواں جو سکّہ ہے نامِ حضور ﷺ کا اِس پر
ہے قلب سکّے عقیدت کے ڈھالتی ٹکسال

---

مَیں ہوں سرکار ﷺ آپ کا بندہ
التفاتِ نگاہ کا محتاج





رب کی توفیق ہے کہ ہے مجھ کو
حرمتِ حرفِ نعت کا احساس

---

نعت کہنا تو ٹھیک ہے یارو
حکم پر کاربند بھی رہنا

---

انھی کا ذکر ہوتا ہے فرشتوں کی زبانوں پر
نبی ﷺ کی نعت میں مشغول جو افراد ہوتے ہیں

ہمہ وقت ان کے ہونٹوں پر نبی ﷺ کی نعت رہتی ہے
کرم جن کو رسولِ کبریا ﷺ کے یاد ہوتے ہیں

---

یادِ سرور ﷺ کے کھِلے ہیں پھول میرے قلب میں
سرنگوں نعتیں رقم کرنے میں رہتا ہے قلم

---

کلامِ پاک ہے ناطق اِسی حقیقت پر
ہر ایک مدح کے لائق حبیبِ خالق ﷺ ہیں

محشر میں جو دیکھو گے تو حیرت زدہ ہو گے
اے اہلِ وفا! جُنبشِ ابرو کا کرشمہ

.................................

جو رحمتِ تمام ہیں، خیرُ الانام ﷺ ہیں
محبوب ہیں خدا کے، کوئی اِس میں شک نہیں

آقا ﷺ کے شہرِ پاک میں دل ہے بسا ہوا
دل میں بسی ہے ان کی گلی، اِس میں شک نہیں

لاریب ہے زیادہ کہیں اس سے ان ﷺ کا عفو
گو معصیت ہے میری بڑی، اِس میں شک نہیں

اس کے حبیب ﷺ کی جو ثنا لب پہ آ گئی
تعریف یہ خدا کی ہوئی، اس میں شک نہیں

جب بھی کیا ہے ذکر نبی ﷺ کے دیار کا
آنکھوں میں آ گئی ہے نمی، اس میں شک نہیں



ذکرِ محبوبِ خلائق ﷺ مِرا سرمایہ ہے
خوش مقدر ہوں کہ مستغرقِ مدحت مَیں ہوں

ہوں شناسائے شفا خانۂ شہرِ آقا ﷺ
ناشناسائے غم و رنج و مصیبت مَیں ہوں

.................................

میرے آقا ﷺ سے بڑا کون بہادُر ہو گا
اشجعیت کا سبق خیبر و خندق نے دیا

اوجِ قوسَین پہ جب رتبۂ اَوحیٰ بخشا
کیسا اعزاز انھیں قادرِ مطلق نے دیا

.................................

اس کا علوِ مرتبت کس کو دکھائی دے
ہستی جو ربِّ ہر دو جہاں کی حبیب ﷺ ہے

ہوتی ہیں قربتیں بھی بریکٹ عجب طرح
رب کے قریب ہے جو نبی ﷺ کے قریب ہے

پوچھو جو مری نعت سرائی کی کہانی
تسلیم رہا عجز مفاہیم و معانی

..........

کھیل یہ لفظ و بیاں، فکر و نظر کا کب ہے
عکسِ جذباتِ محبت ہے مرا شعرِ حسیں

..........

ہُوا ہے جو احساسِ احسانِ آقا ﷺ
مرے دوستو! نعت کہنے کے دن ہیں

..........

مٹے ہیں اور نہ مٹیں گے یہ حشر کے دن تک
حروفِ نعتِ حبیبِ خدا ﷺ ہیں لافانی

..........

شاعرانِ دہر تو عامی ہیں سب اِس ملک کے
فاتحِ اقلیمِ حرف و لفظ ہے ناعت فقط



جامۂ احرامِ نعتِ مصطفیٰ ﷺ پہنے ہوئے
سعی میں ہوں میں کہ راضی کر سکوں سرکار ﷺ کو

..........

مدیحِ سرورِ کونین ﷺ میں مصروفیت اپنی
سمجھتا ہوں میں اپنی زندگی کا اک یہی مقصد

..........

جو ثنا صبح و مسا ان کی کیے جائے گا
آخر آئے گا پیمبر ﷺ کی نظر میں اک دن

..........

نعت میں الفاظ تو سادہ سے ہیں
ہیں مفاہیم و معانی معتبر

..........

ہیں مُتعلِّق نبی ﷺ کی نعت سے جتنے، وہ اپنے ہیں
اَساسی طور پر یہ ایک ہی تو خانوادہ ہے

وہ قربِ کبریا کی منزلیں اتنی ہی مارے گا
جسے الفت نبیٔ پاک ﷺ سے جتنی زیادہ ہے

شاید کبھی گزر ہو پیمبر ﷺ کا اِس طرف
ہے انتظار میں مرے جذبوں کی کہکشاں

..............................

اعترافِ نورِ آقا ﷺ کس لیے کرتا نہیں
چاہتا ہے جبکہ ہر اک ابنِ آدم روشنی

کیوں مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی بات ہونٹوں پر نہ ہو
جب نگاہوں میں نہیں ہے اپنی، کچھ کم روشنی

..............................

بچا لیتی ہے ہر مشکل سے جو ہر نام لیوا کو
نگاہِ لطف یہ سرکار ﷺ کی معلوم ہوتی ہے

وہاں آتا ہے میرا نام بھی ساتھ اپنے آقا ﷺ کے
کہیں پر داستاں مدحت کی جب مرقوم ہوتی ہے

..............................

پوشیدہ تو وہ بھی نہیں سرکارِ جہاں ﷺ سے
ہے تیری نگاہوں میں جو اک جُنبشِ موہوم



جو لوگ حشر کے دن برّیت کے خواہاں ہوں
نبی ﷺ کی مدح کو موضوعِ فن بنا ڈالیں

..............................

میرے کام آئیں گی روزِ حشر کو نعتیں
روز مجھ سے کہتی ہیں پیش بینیاں میری

..............................

اس کو کرنا فراموش ممکن نہیں
ہم نے سیکھا خدا سے سبق نعت کا

لینا دنیا ہمیں دنیا والوں سے کیا
پیشِ سرکار ﷺ ہو، یہ ہے حق نعت کا

صاد کرتا رہا حشر میں کبریا
غور سے دیکھ کر ہر ورق نعت کا

سامعہ سے دلوں تک ہے اس کا نفوذ
یہ اثر ہے بربِ فلق نعت کا

کھڑا ہوں گنبدِ اخضر کے سامنے چپ چاپ
یہ عجزِ نطق ہے ان ﷺ کے غلام زادے کا

..........................................

حضورِ پاک ﷺ سے ایسا مِرا تعلّق ہے
غنی کیا ہے مجھے ثروتِ ارادت نے

..........................................

یادِ سرورِ دیں ﷺ میں رات دن گزرتے ہیں
اک یہی تو اچھائی دی خدا نے احقر کو

..........................................

ذکر ہے اصدقِ عالم ﷺ کا زباں پر میری
شائبہ کِذب بیانی کا نہیں ہے ممکن

..........................................

درِ نبی ﷺ پہ مٹا ہوں تو ہو گیا ہوں اَمَر
مجھے تو ہو نہ ہو، دُنیا کو ہو گئی ہے خبر

ہوا جو شام کو میں نعت گوئی میں مصروف
مِرے وجود کی دُنیا میں ہو گئی ہے سحر



کرشمہ ہے مِرے سرکار ﷺ کے اشارے کا
درِ خدا پہ جو شوقِ سجود مجھ کو ہے

..........................................

دیکھیں جب تک نہ پیمبر ﷺ کا مقامِ محمود
ہم کو حیثیّتِ سرکار ﷺ کا اندازہ کہاں

..........................................

مدیحِ پاکِ نبی ﷺ؛ نظم و نثر دونوں میں
یہ کام کل بھی تھا، یہ کام آج بھی ہو گا

بپا کریں گے ارم میں درود کی محفل
وہاں پہ اور کوئی کام کاج بھی ہو گا

جو ہو گا طاعتِ سرکار ﷺ میں خدا راضی
عمل یہ باعثِ صد ابتہاج بھی ہو گا!

خدا کے حکم کی تعمیل بھی تو ہے اِس میں
درود پڑھنا یہاں کا رواج بھی ہو گا

نعت کی تعمیر میں جذبات کے ہاتھوں کے ساتھ
خشتِ تخیل اور چوبِ فکر استعمال ہوں

.....................................

بس وہ ہوا مقامِ پیمبر ﷺ سے آشنا
حاصل جسے ہوئی ہے شناسائی نعت کی

دیکھیں گے ہم کو حیرت و حسرت سے سارے لوگ
جب روزِ حشر ہو گی پذیرائی نعت کی

.....................................

تو ہے ریاضِ عشق و محبت کا عندلیب
جو ہو سکے تو حمد کے پھولوں میں نعت کہہ

جذبے نہ ہوں تو نعت کجا، شعر ہی کہاں
لیکن عروض ہی کے اصولوں میں نعت کہہ

ان کو بفضلِ رب ہوں سبھی بہجتیں نصیب
اس حُسنِ ذوق سے تُو ملولوں میں نعت کہہ



کیا بُلانے آیا ہے کوئی مجھ کو طیبہ سے
میرے دل کا دروازہ دستکوں سے گونجا ہے

.....................................

دل کی خوشی مدیحِ رسولِ کریم ﷺ ہے
طیبہ کی حاضری کا ہے پیغام ابتسام

تا مرگ میری خواہشِ واحد ہے تو یہی
جاتا رہوں دیارِ نبی ﷺ میں بہ التزام

.....................................

ہم دیارِ سرور ﷺ میں رہنے والے لوگوں سے
رابطے ارادت کے اُستوار رکھتے ہیں

.....................................

ان کی خدمت میں حاضری کے لیے
عرضیاں بھیجتا ہی رہتا ہوں

.....................................

جب بھی ہوتا ہوں کسی وقت مَیں تنہائی میں
گھیر لیتی ہیں مدینے کی مہکتی یادیں

یہیں سے چلتے ہیں اشکوں سے وہ وضو کر کے
نمازِ عشق جو طیبہ میں جا کے پڑھتے ہیں

..................................

نجانے کب مدینے سے پیامِ حاضری آئے
اِسی احساس سے میں گوش بر آواز رہتا ہوں

..................................

ڈھونڈو خدائے پاک کو شہرِ رسول ﷺ میں
اُس بے نشاں کا اور کہیں آستاں کہاں

..................................

مجھ کو اُمیدِ بہار اب ہے یقیں کی حد تک
شجرِ عشقِ مدینہ ہے جو پیوستہ ہوں

..................................

جب کوئی بات کرے طیبہ رسا ہونے کی
دل کے صحرا میں نظر آتی ہے قندیل نئی

..................................

کیوں نہ ہو، ملتی ہے خیرات یہاں سے سب کو
مجتمع دُنیا ہے سرکار ﷺ کے دروازے پر



بذلِ سرکارِ جہاں ﷺ کو چار جانب دیکھ کر
دستِ دریوزہ گری پھیلا ہوا ہے ہر طرف

..................................

شعر کہنے کا سلیقہ نعت میں برتا گیا
دین و دُنیا کی، مرے ہاتھوں میں دولت آ گئی

جیسے ہی پہنچا دیارِ طیبہ و بطحا میں مَیں
جذبۂ عشق و محبّت میں بھی شدّت آ گئی

بے سہارا جب ہوا، جب رہ گیا بے آسرا
دستگیری کے لیے آقا ﷺ کی نُصرت آ گئی

میں جو صُفّہ پر گیا تو بس وہیں بیٹھا رہا
ہاتھ مجھ خوش بخت کے کیا ایسی ساعت آ گئی

کیسے ہوتی بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ میں عرضِ حال
بولنے والی زباں تھی جس میں. لُکنت آ گئی

میرے سرکار محمد ﷺ بھی ہیں، احمدؐ بھی ہیں
ایک ان کا ہے مگر اسمِ گرامی محمودؐ

پایا احمد ﷺ کا اَحَد کو بھی محب لوگوں نے
اور انساں کو محمد ﷺ کی غلامی محمود

لہجہ اچھا ہو، زباں اچھی ہو، الفاظ اچھے
ذکرِ طیبہ میں ہے شائستہ کلامی محمود

ہم نے دیکھے ہیں پیمبر ﷺ کے ثنا خواں سارے
رومیؔ، اقبالؔ، رِضاؔ، جامیؔ، نظامیؔ، محمودؔ

اس پہ سرکار ﷺ کی رحمت کا نہ سایہ کیوں ہو
ہے جو وابستہ زنجیرِ غلامی محمودؔ

..............................

میری جانب بھی توجّہ کی نظر ہوتی ہے
گرچہ مَیں نعت کے خُدّام میں احقر تر ہوں



دُنیا ہے ایسی یہ کہ نہیں جھوٹ کا گماں
ہے اک جہانِ صدق و صفا نعت کائنات

ہے روح و جاں کے واسطے یہ خُرّمی نشاں
دل کے جہان تک ہے رسا نعت کائنات

ہر گوشہ اس کا، دے گا دکھائی بہشت زا
تم گھوم پھر کے دیکھو ذرا نعت کائنات

ہیں کاوشیں تو بیسیوں اِس باب میں مری
لیکن ہے انتخاب بڑا ''نعت کائنات''

..............................

میرے آقا ﷺ کے تصرُّف کا اثر ہے یہ بھی
نعت کا ہونٹوں پہ جو مصرعِ برجستہ ہے

رب کی وحدانیت اس شخص کا ایمان ہوئی
میرے سرکار ﷺ کی الفت میں جو وارفتہ ہے

عشق کی دل میں نماز اور درودِ آقا ﷺ
لب پہ الفت کی اذاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

کون کہتا ہے کہ یہ دونوں الگ باتیں ہیں
مدحتِ ربِّ جہاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

پڑھتا جاتا ہے جب انسان احادیثِ رسول ﷺ
کرتی جاتی ہے زباں اور مدیحِ سرکار ﷺ

محفلِ قدس میں، جنّت میں، سرِ عرشِ بریں
ہوتی رہتی ہے وہاں اور مدیحِ سرکار ﷺ

ایک درجن ہیں الگ نعتوں کے دیواں میرے
ایک مجموعہ ہے ہاں اور ''مدیحِ سرکار ﷺ''

..............................

درود پڑھتے ہیں اور نعت کہتے رہتے ہیں
یہی تو کام قیامت میں کام آئیں گے



تفریق و جمع جو بھی کریں، میں نے یہ سنا
حاصل ہر ایک چیز کا ہیں پورے ۹۲

احمد ﷺ کے جو عدد ہیں ۵۳ تو اے رشیدؔ
ہیں اسمِ ذاتِ پاک ''محمد'' ﷺ کے ۹۲

مَیں طیبہ میں تھا، اظہرؔ و شہنازؔ دونوں نے
قطعات لے کے چھاپ دیئے میرے ۹۲

..............................

محبوب کی خاطر مِرے خالق نے کیا ہے
محبوب ﷺ کا چرچا وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ

جو عشق تھا خلّاقِ دو عالم کو نبی ﷺ سے
ہے اس کا تقاضا ورفعنا لک ذکرک

تاریخی تھا نام، اردو زباں، نعت نبی ﷺ کی
مجموعہ تھا پہلا ''وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ''

۱۳۹۷ھ

پھر ہونے لگیں مجھ پہ نبی ﷺ کی عنایتیں
پھر آنے لگی میرے لبوں پر حدیثِ شوق

ہو گی رسا ببارگہِ سرورِ جہاں ﷺ
وقتِ حساب اور لبِ کوثر حدیثِ شوق

ہوتی رہی ہے مجھ سے یہاں بات اُنس کی
کہتا رہوں گا میں سرِ محشر حدیثِ شوق

دیکھیں گے غور سے تو فرشتے بھی پائیں گے
لطفِ حضور ﷺ کے پسِ منظر حدیثِ شوق

جو پیش ہو رسولِ خدا ﷺ کی جناب میں
رب کی نگاہ میں ہے مؤقر حدیثِ شوق

ہر روز میرے دِل سے نکلتی ہے آہِ سرد
ہر روز سنتے ہیں مِرے سرور ﷺ حدیثِ شوق

پڑھ کر درود کرتا ہوں یہ التجا کہ ہو
مقبولِ بارگاہِ پیمبر ﷺ ''حدیثِ شوق''



گلشنِ سخن میں ہیں پھول مشکبو جتنے
میں بیان کرتا ہوں ان میں اندروں بیتی

..............................

اشعار میں الطافِ نبی ﷺ یوں ہے نمایاں
ہے پردۂ الفاظ پہ تصویر عنایت

..............................

نعتیدہ ہیں لب میرے تو ہیں بھیگتی پلکیں
لرزیدہ ہے جذبات کی شبنم گلِ فن پر

..............................

دل میں جو کچھ ہے، وہی نعت میں کہہ دیتا ہوں
مجھ کو خوش آتی ہے کب کوئی ملمع سازی

..............................

جس نے سنائی نعت نکیرین کو رشیدؔ
اُس شخص نے تو پاس کیا امتحان صاف

..............................

سرِ قرطاس ہو گلدستۂ نعتِ آقا ﷺ
اس خریطے ہی کو پروانۂ جنت کہیے

..............................

رب کے کلامِ پاک نے دِیں رہ نمائیاں
جو بات میری نعت میں ہے، بے سَنَد نہیں



کبھی یہیں سے نبی ﷺ دیں گے چادرِ شفقت
اسی لیے تو کی تزئینِ غُرفۂ خواہش

..............................

تر زباں نہیں ہیں کیوں مدحِ سرورِ دیں ﷺ میں
خوش ہیں کس لیے بندے تمغۂ تذلّل پر

..............................

عالمِ علمِ لدُنّی سے نہ ہو گر ربط و ضبط
بے سر و پا دانش و حکمت کی سب نیرنگیاں

..............................

فرض ہوتا ہے ادا، ان ﷺ کے درِ اقدس پر
میں جو پڑھتا ہوں نگاہوں سے محبت کی نماز

..............................

کوئی جھانک کر دیکھے میرے قلبِ محزوں میں
انسلاکِ خواہش ہے روضۂ پیمبر ﷺ سے

..............................

سرکار ﷺ کے علاوہ نہ دل میں کوئی در آئے
لب پر سوائے ان کے، نہ مدحت کسی کی ہو





وہ آئے تو سرکار ﷺ کے قدمین میں پہنچے
تنگ آیا ہو جو بھی غم و آلام کے ہاتھوں

جب ہاتھ میں دامانِ نبی ﷺ ہو گا ہمارے
کیوں خوفزدہ ہوں گے ہم انجام کے ہاتھوں

دلوائیں گے دوزخ سے نجات اپنے پیمبر ﷺ
پہنچے ہیں جہاں کارِ بد انجام کے ہاتھوں

طَیبہ کے جو ذرّے ہیں، یقیں کے ہیں وہ گوہر
زِچ ہو گا یہاں کوئی نہ اوہام کے ہاتھوں

قبضے میں خریطہ ہے، قبالہ ہے ارم کا
یہ تحفہ ملا نعت کے ارقام کے ہاتھوں

ہم نے جو درود آقا ﷺ پہ ہر وقت پڑھا ہے
پہنچے ہیں مدینے تو اسی کام کے ہاتھوں



نعت کا ارقام ہے تجسیمِ الفت بالیقیں
صفحۂ اخلاص پر کندہ ہیں تابندہ حروف

..............................

دل کو خون دیتی ہیں، جو رگیں ہیں نعتوں کی
جسمِ شعر میں یوں تو اَن گِنت وریدیں ہیں

..............................

نعت کہتا ہوں تو قدسی اس طرح دیتے ہیں داد
لمس ہے تحسین کی پوروں کا رُوئے شعر پر

پیش جب یہ ہو گیا سرکار ﷺ کے دربار میں
کیا شباب آیا ہے، دیکھو آبروئے شعر پر

..............................

موزوں ہوا جو مصرعِ تر نعت میں کبھی
تزئینِ رُوئے شعر و سخن اس سے ہو گئی

..............................

نعت کہنے سے جو آرائشِ جذبات ہوئی
نظمِ افکار و خیالات کی بہتات ہوئی





میں دل کی بات کہنا چاہتا ہوں اپنی نعتوں میں
مگر جذبات لفظوں میں محدود نہیں ہو سکتے

مقدّر بن نہ جاتا، شہرِ پاکِ سرورِ دیں ﷺ میں
کبھی جو اپنے چہرے بھی غبار آلود ہو سکتے

..............................

حضور ﷺ آپ کریں اہتمام طلبی کا
کسی کا طیّبہ رسائی کا گر ارادہ ہو

سمجھ کہ تجھ پہ کرم ہے ترے پیمبر ﷺ کا
جو تیری زندگی یک رنگ اور سادہ ہو

ہوں کامیابیاں دُنیا و آخرت میں نصیب
اگر حضور ﷺ کی سُنّت سے استفادہ ہو

..............................

سرکار ﷺ کی نگاہِ کرم دستگیر تھی
محرومیوں کو میں نے قدم سے جھٹک دیا



لحد میں مجھ سے نکیرین جب سوال کریں
خدا کرے کہ ہو مجھ پر نزولِ نعتِ نبی ﷺ

رہے نگاہ میں خوشنودیٔ نبی ﷺ کا خیال
بتا دیا گیا ہے یہ اصولِ نعتِ نبی ﷺ

---

یہ تاریخِ ادب کے ایک اک نکتے سے ہے ظاہر
جو کل کا ہے، وہ مستقبل نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے

ستارے سارے، آنکھوں کو جھپک کر داد دیتے ہیں
تمنّائی مہِ کامل نبی ﷺ کی نعت ہی کا ہے

---

جامؔی، سعدؔی و رومؔی، محسنؔ و رضاؔ، اقباؔل
عظمتیں عطا کی ہیں سب کو نعتِ آقا ﷺ نے

میرے جیسے ساروں کا ورنہ حشر ہو جاتا
رحم پر ہے اُکسایا رب کو نعتِ آقا ﷺ نے






شفیعِ معصیت کاراں حضورِ والا ﷺ نے
قبائے عفو سے ڈھانپا مرے گناہوں کو

---

میری امداد کو میزان پہ فی الفور آئے
جب سُنی شافعِ محشر ﷺ نے گلوگیر آواز

---

نعتِ رسولِ پاک ﷺ کا ہے شعر تر وہی
فردوسِ عشق کا جو گلِ نو دمیدہ ہے

کس کو گماں ہے، دیتے نہیں ہیں نبی ﷺ جواب
کس نے کہا ہے، آہ مری نارسیدہ ہے

دُنیا میں ماہنامہ فقط ''نعت'' ہے عزیز!
تحقیقِ نعت کا جو اکیلا جریدہ ہے

محمودؔ پر حضور ﷺ کرم کیجیے فزوں
عصیاں شعاروں میں یہی دامن دریدہ ہے

شاعری کو مقصدیّت کا ملا ہے راستا
مُہملیّت کو عطا کی معنویّت نعت نے

..........................................

غیرِ سرورِ دیں ﷺ کی مدحتوں میں کچھ کہہ کر
کیوں کروں گا میں اپنا اعتبارِ فن مجروح

..........................................

محاسن فن کے مت ڈھونڈو مری نعتوں میں نقادو!
یہ رودادِ ارادت ہے، یہ سچائی کی باتیں ہیں

..........................................

کہے جاؤ شبانہ روز نعتیں
یہی تو فکر و فن کا ارتقا ہے

..........................................

میں میزاں پر عمل تُلنے سے پہلے، نعت پڑھ دوں گا
مرا اقدام یہ بروقت ہو گا روزِ محشر کو

..........................................

جب دل کی زباں نعت میں برتی ہے عزیزو!
کیا فکر کنایات و تراکیبِ نوی کی



شہرؐ ہیں آرام فرما جس جگہ محبوبِ رب ﷺ
جانے اس میں دائمی آرام میں پاؤں گا کب

..........................................

اک نہ اک دن شعلۂ جاں سرد تو ہونا ہی ہے
کتنا اچھا ہو، اگر ایسا ہو شہرِ نور میں

..........................................

وہ دن مدینہ میں مجھے خالق عطا کرے
دنیائے آب و گِل سے جس دن چل چلاؤ ہو

..........................................

سب سے اچھا ہے کہ قدمین میں بیٹھے بیٹھے
جان باقی نہ رہے خاک کے اِس پُتلے میں

..........................................

کم سے کم یہ ہو کہ طیبہ کو سفر کرتے ہوئے
دم نکل جائے مقدر سے مرا، رستے میں

..........................................

دفنِ مدینہ کی ہے دعا یُوں کہ اس جگہ
سرکار ﷺ بھی، صحابہؓ بھی ہیں، اہلِ بیتؓ بھی

ابرِ لطفِ سرور ﷺ کے، دیکھو وہ پڑے جھالے
دیکھو، وہ ہوئے غائب گرد بادِ محرومی

.............................

رہنمائی یوں کی ہے نورِ سرورِ دیں ﷺ نے
دور ہو گئے سارے گمرہی کے اندھیارے

.............................

نورِ رحمتِ عالم ﷺ دستگیر یوں پایا
کھول کھول دیکھی ہیں تیرگی کی سب پرتیں

.............................

سرکار ﷺ کو عرفانِ خدا تک ہے رسائی
آقا ﷺ کو ہے معلوم حقیقت مرے رب کی

.............................

تیری بچت کی ایک ہی صورت ہے اے عزیز!
جب بات کر خدا سے، پیمبر ﷺ کی آڑ لے

## "شہرِ کرم" میں نعتیہ فردیات

شاعر کے چھٹے اردو مجموعہ نعت "شہرِ کرم" میں ۹۲ نعتوں کے علاوہ ۱۴۳ فردیات ہیں۔ نعتوں کی طرح فردیات میں بھی صرف شہرِ کرم مدینہ طیبہ ہی کا ذکر ہے۔ ۱۴۳ میں سے ۸ فردیات زیرِ نظر صفحے پر نقل کیے جاتے ہیں:

طیبۂ مقدس کی سب کے دل میں ہے عزت
طیبۂ مقدس ہے خوبیوں کا تنہا شہر

فقط ان کی رحمت نے کی دستگیری
نہیں لے گئے مجھ کو اعمالِ طیبہ

مجھے پھر بھی بلا لیتے ہیں طیبہ
کوئی پوچھے، کہاں کا پارسا ہوں

میں دیارِ سیدِ والا ﷺ میں پہنچا شوق سے
دل کے قریے میں منائی میں نے عیدِ اشتیاق

اے دوستو! حیات میں بھی، بعدِ موت بھی
باسی جو ہو سکو تو ہو شہرِ رسول ﷺ کے

میں مدینہ ہو کر آیا تو کھلا یہ دل پہ عالم
ہوئیں بند جب نگاہیں، ہوا روبرو مدینہ

پھوٹتی ہیں جس کی مٹی سے بھی کرنیں نور کی
نور کے پیکر ﷺ کا شہرِ پاک شہرِ محترم

مدینے جاؤں گا، جاتا رہوں گا
یہی ہے میرا اعلانِ محبت

.............................

## ''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں نعتیہ فردیات

شاعر کے ساتویں اردو مجموعہ نعت ''مدیحِ سرکار ﷺ'' میں سرکار والا تبار ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے ۶۳ برسوں کے حوالے سے ۶۳ نعتوں کے علاوہ فردیات بھی ہیں۔ حضور پُرنور ﷺ کی مدنی زندگی کے دس برسوں کی نسبت سے ۶۳ میں سے دس اشعار قارئین کے ذوقِ سلیم کی نذر ہیں:

اِس بات پر بہشت اور دوزخ کا ہے مدار
کیا صدقِ دل سے آپ نے چاہا حضور ﷺ کو

سرکار ﷺ سے نہ جس میں محبت کا ذکر ہو
میں شعر اِس کلام کو گردانتا نہیں

نتیجہ اس قدر ہے، غور جب کرتا ہوں مَیں خود میں
کرم آقا ﷺ کا ہے میرے نفَس کی آمد و شد میں

جس کی طرف ہوا ہے محبت کا ارتکاز
کعبہ ہوا یا شہرِ نبی ﷺ کی گلی ہوئی

ڈال دی لطف و کرم کی اک نظر سرکار ﷺ نے
میری فردِ معصیت کو یوں تہ و بالا کیا

سیہ فردِ اعمال جو ڈھانپ لے گی
وہ میرے پیمبر ﷺ کی کالی ردا ہے

بعدِ مُردن یہ تمنا ہے خدایا میری
مٹی طیبہ کی ملے مجھ کو کفن طیبہ کا

نبی ﷺ مشکل کشائی کے لیے ہیں
جو روزِ حشر امت پر پڑی بھیڑ

رکھ توقع بارشِ رحمت کی اس درگاہ سے
حاضری تیری ہو گر با چشمِ نم پیشِ نبی ﷺ

جو ہو قبول درِ سرورِ دو عالم ﷺ پر
وہ ایک نعت جہاں بھر کی شاعری پہ محیط

## ''حیَّ علَی الصّلٰوۃ'' میں نعتیہ فردیات

شاعر کے ۹ ویں اردو مجموعہ نعت ''حیّ علَی الصّلٰوۃ'' میں بھی ایک حمد اور ۶۳ نعتوں کے ساتھ ۶۳ فردیات ہیں۔ اس مجموعے کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے۔ دس اشعار بطورِ نمونہ درج کیے جاتے ہیں:

روزِ نشورِ پُرسش فردِ عمل کے وقت
کام آئیں گے ضرور حوالے درود کے

پھر ہو گا ادا اذنِ صلوٰۃ آپ کو حق سے
لازم ہے مگر اشکِ ندامت سے وضو ہو

درود کو نہ بھلانا، قسم خدا کی تمھیں
کوئی تو طیبہ پہنچنے کا راستہ رکھنا

درود ہی سے شغف جب نہ ہو تو اے زاہد!
عبادتوں کا ہے سب اہتمام لاحاصل

گر سابقہ ولاحقہ اس کا نہیں درود
ہر التجا غلط مری، اک اک دعا غلط

ہو کے جب عصیاں سے تائب
پڑھا درودؔ، مصائب غائب

میں نے جس صیغے میں بھیجا ہے پیمبر ﷺ پر درود
مجھ کو ہر حرف میں اک خلد دکھائی دی ہے

جب تک نہ سفارش ہو درودِ نبوی ﷺ کی
انعامِ خدا دستِ طلب تک نہیں آتا

درس خود اس نے دیا مجھ کو درودِ پاک کا
اپنے خالق کا ادا مجھ سے ہو کیونکر شکریہ

کیوں نہ دکھلائیے مومن کورہِ صلِّ علیٰ
کیوں غمِ دوریٔ طیبہ اسے سہنے دیجے

# منشورِ نعت

شاعر کی اُردو پنجابی نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ ۱۹۸۸ میں شائع ہوا۔ اس میں اردو کے پانچ سو اشعار تھے۔ نمونہ کلام یہ ہے:

وہ جس کا فرش سے عرشِ بریں تک نام چلتا ہے
اسی کا نام لیتے ہیں تو اپنا کام چلتا ہے

عدیل اس کا زمانے بھر میں ہو سکتا نہیں کوئی
بجز اس کے، نہیں ہے رحمت للعالمیں ﷺ کوئی

جو بھی مدحت سرائے آقا ﷺ ہے
کیسے دیکھے ملال کی صورت

۱۳۔ اشعار کو بعد میں (کہیں کہیں تغیرِ الفاظ کے ساتھ) قطعات کی صورت دے دی گئی۔ یہ قطعات ''قطعاتِ نعت'' (مطبوعہ ۱۹۹۸) میں شامل ہیں۔ مثلاً

دربارِ رسالت میں، درِ فیض و کرم پر
اتنا تو ہو یارو کہ مؤدب تو کھڑے ہوں (منشورِ نعت)

کس کس کا عمل اچھا ہے، کس کس کا بُرا ہے
ہم ادنٰی ہوں، اعلٰی ہوں، بُرے ہوں کے بھلے ہوں
دربارِ رسالت میں رہے اتنا تو ملحوظ
سر اپنا جھکائے ہوں، مؤدب تو کھڑے ہوں (قطعاتِ نعت)

---

اصلِ ایماں ہے فقط تکریمِ ذاتِ مصطفٰی ﷺ
یہ نہیں تو حبط کروا لو گے سب اعمال کو (منشورِ نعت)

حکمِ خالق ہے، کوئی آقا ﷺ کو مت آواز دے
گھر سے جب آ جائیں باہر، اپنی حاجت تب کہو
روح ہے ایمان کی، تکریمِ ذاتِ مصطفٰی ﷺ
یہ نہیں تو حبط کروا لو گے سب اعمال کو (قطعاتِ نعت)

---

ذائرے بُنتا ہے ہجرِ طیبۂ اقدس کا غم
رنگِ احساسِ جنوں ہے اور دل کا کینوس (منشورِ نعت)

یاد جب نشتر چبھوتی ہے تو اے ہمدم مرے
اشکِ خوں سے جگمگا جاتا ہے دل کا کینوس
دائرے بُنتا ہے ہجرِ طیبۂ اقدس کا غم
جذب کی وادی پہ چھا جاتا ہے دل کا کینوس (قطعاتِ نعت)

تقلید کس کی، کس کا تتبع، سوائے وحی!
اسلوبِ کبریا ہی تو شایانِ نعت ہے (منشورِ نعت)

کہنے کو جو چلا ہے تُو نعتِ نبی ﷺ تو سن
قرآں کا جو بھی حرف ہے، وہ جانِ نعت ہے
جھگڑے سمیٹ، وحیٔ الٰہی کی بات کر
حق کا درود ہی فقط شایانِ نعت ہے (قطعاتِ نعت)

''منشورِ نعت'' کے مزید نو اشعار جو ''قطعاتِ نعت'' کی صورت اختیار کر گئے، یہ تھے:

نعت کہنے کے لیے لفظوں کو
اپنے اشکوں سے بھگونا ہو گا

آقا ﷺ مہِ ہدیٰ ہیں تو تارے بڑے بڑے
بوبکرؓ یا عمرؓ ہیں یا عثمانؓ یا علیؓ

دل کی دھڑکن، نبض کی تیزی، تخیل کی اڑان
طیبہ جانے کی تمنا میں ہے ساری بھاگ دوڑ

قلم اٹھایا جو تقلیدِ کبریا میں کبھی
زمینِ نعت بنی آسمان معنیٰ کا

گل فشان و عطر بیز و عنبر افشاں ہو گئی
وہ زباں جس پر نبی ﷺ کا نام جاری ہو گیا

بوسے اس نطقِ مقدس کے، لیے جبریل نے
جس پہ نعتِ مصطفٰی صلِ علیٰ جاری ہوئی

مجھ کو قسم ہے ماطغٰی کے نورِ پاک کی
دانندۂ غیاب و حضور آپ ﷺ ہی تو ہیں

ہونٹوں پہ ہے درود کی تسبیح اور ہم
ستا رہے ہیں سایۂ رحمت کی اوٹ میں

کس لیے سمجھوں نہ میں افضل عبادت نعت کو
میں تو ابنِ خانہ زادِ کہنہ ہوں سرکار ﷺ کا

''منشورِ نعت'' کے دو اشعار سے پہلے چار مصرعے لگا کر انھیں مسدس کے دو بند بنا دیا گیا۔
(یہ دونوں بند ابھی تک شاعر کے کسی مجموعۂ نعت میں نہیں چھپے:)

میری یہ تجھ سے عرض ہے اے ربِّ کردگار!
توفیق دے مجھے کہ میں تا عرصۂ شمار
مدح و ثنائے مولا ﷺ کیے رکھوں اختیار
میرا یہی طریق ہو میرا یہی شعار
محشر میں جب فرشتے عمل تولنے لگیں
نعتیں مرے حساب میں خود بولنے لگیں

---

خالقِ ارض و سما نے ان کو یہ رتبہ دیا
خود بھی تھا لیکن رحیم آقا ﷺ کو بھی فرما دیا
اس کو جو کہنا تھا، وہ محبوب ﷺ سے کہلا دیا
کون کہہ سکتا ہے، ان کو کیا دیا، کتنا دیا
ہمسر و ہمتا خدا کا بھی کوئی ممکن نہیں
ثانی میرے مصطفیٰ ﷺ کا بھی کوئی ممکن نہیں

''منشورِ نعت'' کے دو اشعار کو بعد میں مکمل نعت کی شکل میں ڈھال دیا گیا (''منظومات'' مطبوعہ ۱۹۹۵)

ان کی رحمت ہے پردہ پوش مری
حشر میں خوف کیا سزاؤں کا

مل جائے گا مجھے دلِ گم گشتہ کا سراغ
طیبہ میں ہے یا اس کے کہیں آس پاس ہے

شاعر کا ایک دعائیہ شعر پہلے ''حدیثِ شوق'' کی اشاعتِ دوم کے آغاز میں شامل کیا گیا۔ پھر ''منشورِ نعت'' میں چھپا۔ اب اسے تصرّف کے ساتھ مزید چھے اشعار کے ساتھ ''فردیاتِ نعت'' (صفحہ ۹۲) پر شائع کیا جا رہا ہے۔

''منشورِ نعت'' کا صرف یہی ایک شعر ''فردیاتِ نعت'' میں شامل ہے۔



# راجا رشید محمود کے اعزازات

۱۔ قومی سیرت کانفرنس منعقدہ ۱۹۸۸ (اسلام آباد) میں صدارتی ایوارڈ بدست غلام اسحاق خاں (صدرِ مملکت)

۲۔ فروغِ نعت کے سلسلے میں تحقیقی کام کرنے پر قومی سیرت کانفرنس ۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ میں وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف سے خصوصی صدارتی ایوارڈ

۳۔ مرکزی مجلسِ حسّانؓ، قصور کی طرف سے ۱۹۸۵ میں نعت ایوارڈ

۴۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کُتُب خانہ کی طرف سے اشاعتِ نعت پر ۱۹۹۳ کا نعت ایوارڈ

۵۔ روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے تحقیقِ نعت پر ۱۹۹۴ کا نعت ایوارڈ

۶۔ روزنامہ جنگ اور الہجویری کالجز کی طرف سے ۱۹۹۵ کا نعت ایوارڈ

۷۔ پاکستان نعت اکیڈمی، کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات انجام دینے پر سلور جوبلی نعت ایوارڈ (۱۹۹۲)

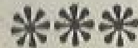
۸۔ اردو قاعدہ (برائے جماعت اوّل) کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم، حکومتِ پاکستان کی طرف سے خصوصی ایوارڈ

۹۔ صوبائی سیرت کانفرنس ۱۹۹۹ (منعقدہ لاہور) میں سیرت ایوارڈ

۱۰۔ انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب (۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰) میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات پر ''نشانِ سپاس''

۱۱۔ ماہنامہ ''نعت'' کی مسلسل اشاعت کے آٹھ سال مکمل ہونے پر رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ نے ''نشانِ سپاس'' دیا۔ (تقریب فلیٹیز ہوٹل، لاہور۔ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶)

۱۲۔ ماہنامہ ''نعت'' کی باقاعدہ اشاعت کے دس سال مکمل ہونے پر میاں محبوب احمد (چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان) نے ''حرفِ استحسان'' دیا۔ (تقریب ۷ جون ۱۹۹۸)



# درود و سلام

۲۸ صفحات



راجا رشید محمود

کی ایک نیاز مندانہ تالیف

فہرستِ مندرجات یہ ہے:



ہدیہ : دعائے خیر


ناشر

ایوانِ درُود و سلام فون : ۷۴۶۳۶۸۴

اظہر منزل - نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ - لاہور (کوڈ ۵۴۵۰۰)


راجا رشید محمود کا ایک مجموعہ نعت

# شہرِ کرم

☆ جس کا ہر شعر شہرِ کرم، شہرِ تمنا، شہرِ سرکار ﷺ مدینۂ طیبہ کی تعریف میں ہے۔

☆ جس میں ۹۳ نعتیں، بہت سے قطعات اور متفرق اشعار شامل ہیں۔

☆ دنیائے اسلام میں یہ پہلا مجموعۂ نعت ہے جس کے ہر شعر میں التزاماً حضورِ پُر نور ﷺ کے شہرِ پاک کا ذکرِ خیر ہے۔

☆ کتاب میں شہرِ کرم اور اس کے متعلّقات کی بیس کے قریب نادر و نایاب چار رنگا تصاویر بھی شامل ہیں۔ تصاویر کے لحاظ سے بھی اس کتاب کی انفرادیت مُسلّم ہے۔

☆ صفحات ۱۹۲۔ کاغذ ۸۰ گرام۔ تصاویر آرٹ پیپر پر۔ سرورق اور اَستر پر شہرِ کرم کے روح پرور منظر کی دلکش تصویر

☆ اہلِ محبّت کے لیے ہدیہ: صرف ایک سو روپے


ناشر

اختر کتاب گھر

اظہر منزل - نیو شالامار کالونی - ملتان روڈ - لاہور - کوڈ ۵۴۵۰۰

# ماہنامہ "نعت" لاہور

## جنوری 1988 سے باقاعدہ اشاعت

ہر ماہ بروقت شائع ہوتا رہا

خطاطی کے دیدہ زیب شاہکار رسالے کی زینت ہُوئے

ہر ماہ چار رنگا خوبصورت سرورق نظر افروز ہُوا

(زیادہ تر تصویریں ایسی تھیں جو کسی اور کتاب یا رسالے میں نہیں چھپیں)

ہر شمارہ نعت یا سیرت کے کسی ایک موضوع پر خاص نمبر

ہر شمارہ کم از کم 112 صفحات پر مشتمل



★ سرورق پر مدینۂ طیّبہ کی پچاس سے زاید تصویریں چار رنگوں میں شائع کی گئیں جن میں سے بیشتر نایاب یا کمیاب تھیں۔ بعض پاکستان میں پہلی بار اور بعض دنیا میں پہلی بار صرف ماہنامہ "نعت" کی زینت بنیں۔